رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

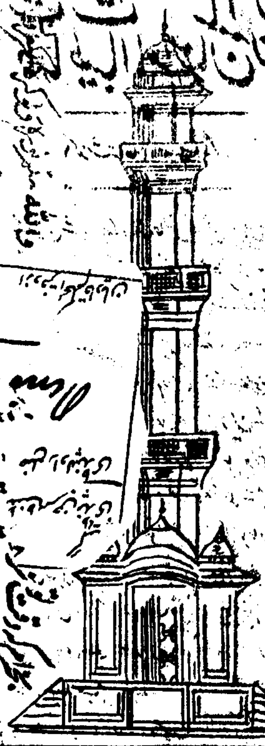
انہ اوی القریۃ

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی | ذوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صر (۲) خواص معاونین سے عہ (۳) ہندوستان باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے للعہ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ



نمبر ۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۱۴ ذالحجہ سنہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۱۰

الحکم کی ماہوار رپورٹ

الحکم کے سرپرستوں اور بہی خواہوں کے لئے الحکم کی ماہوار رپورٹ کا سننا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس سے پیشتر کہ میں رپورٹ پیش کروں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ الحکم کے ناظرین اور سرپرستوں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاؤں کہ وہ اپنے اخبار کے ساتھ خواہ کتنی ہی محبت کیوں نہ رکھتے ہوں لیکن اس محبت کا کوئی ثبوت بجز اس کے نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے پیارے الحکم کے اثر کے دائرہ کو وسیع کریں اور اس طرح پہلا مومن

احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ پر عمل کرنیوالے ٹھہریں۔ اور نافع الناس ثابت ہوں۔ کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ وہ الحکم کو مفید قوم سمجھیں اور قومی ترقی کا ذریعہ یقین کریں اور دوسرے مسلمانوں تک اسے نہ پہونچائیں۔ میں اس عذر کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں جو بعض آدمی کر دیتے ہیں کہ یہاں کوئی دوسرا خریدار نہیں ملسکتا۔ اسلئے کہ ڈاکٹر علم الدین ہاسپٹل اسسٹنٹ نے اپنی سعی اور ہمت سے ثابت کر دیا ہے کہ جسقدر خریدار بھی ایک با اثر آدمی چاہے ہم پہنچا سکتا ہے مطبع اور کارخانہ کی ضروریات دن بدن بڑھ رہی ہیں اور سودیشی تحریک کیوجہ سے کاغذ کے گراں اور کمیاب ہو جانے نے اور بھی ستم ڈہایا ہے سفید کاغذ اخبار کیلئے مل نہیں سکا آئندہ حنائی کاغذ پر اخبار چھپیگا

(ملاحظہ)

جب تک سفید کاغذ آنہ جاوے۔ ہندوستانی کاغذ کی اس کمیابی نے مجھے حیران کر دیا ہے۔ اسلئے میں چاہتا ہوں کہ کسی ولایتی کارخانہ سے اکٹھا کاغذ منگوا یا جاوے لیکن اسکیلئے ضرورت ہے کہ کئی ہزار کا کاغذ منگوایا جاوے اور یہاں یہ مشکلات ہیں۔ اسلئے میں نے سوچا ہے کہ اگر کم از کم الحکم کے پچاس اہل اثر سرپرست دس دس خریداروں کا بہم پہونچانا اپنے ذمہ کریں تو ایک معقول رقم ان جدید خریداروں کی ایسی ہو جو کسی ولایتی کارخانہ سے کاغذ منگوانے کیلئے مدد دے سکتی ہے۔ میں اس خصوصی شیخی کی ضرورت نہیں سمجھتا جو کہدوں کہ یوں انتظام ہو سکتا ہے اور دوں ہو سکتا ہے روپیہ کا کام روپیہ سے ہوگا۔

اسلئے میں ڈاکٹر **علم الدین** صاحب کیطرح مستعد کام کرنیوالوں کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ انہیں اور دس دس خریدار بہم پہونچائیں میں جانتا ہوں کہ الحکم کے سرپرستوں میں پچاس کیا سو سے زیادہ ایسے با اثر اور خدا کے فضل سے اہل ہمت موجود ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو دس دس خریدار کی قیمت اپنی جیب سے دے سکتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد مجھے اس قابل کر سکیں گے کہ میں **الحکم** کو پیش آنیوالی مشکلات کاغذ سے خدا کے فضل سے نکال لوں۔ اس کے بعد میں ان سرپرستوں کا نام شکر گذاری سے ظاہر کرتا ہوں جنہوں نے جنوری سنہ ۱۹۰۶ء میں الحکم کی

ترقی اشاعت میں مدد دی اور اس مد میں سب سے اول میں ڈاکٹر **علم الدین** صاحب کا نام پیش کرنے کیلئے ایک دلی جوش پاتا ہوں ڈاکٹر صاحب نے **دس** خریدار دیئے ہیں اور لطف یہ کہ وہ **احمدی** ہی نہیں ان سب کی قیمت بھی وصول ہوگئی ہے (۲) بابو عبدالرزاق صاحب لودیانہ ایک خریدار (۳) منشی ہاشم علی صاحب سرودل گڑھ ایک خریدار (۴) ابو عبداللہ غلام محمد سیالکوٹی ایک خریدار (۵) منشی عبدالرحیم صاحب مدرس قادیاں ۲ خریدار (۶) منشی ولی محمد ڈیرہ غازیخاں ایک خریدار (۷) منشی برکت علی محرر الحکم ایک خریدار (۸) چودہری غلام سرور صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخاں ایک خریدار۔ چودہری غلام سرور صاحب ایک رشید اور سعید نوجوان ہیں الحکم کے ساتھ انہیں خاص محبت ہے اور ہمیشہ اسکی توسیع اشاعت میں لگے رہتے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء (۹) بابو نورالدین صاحب ڈلہوزی دو خریدار (دو خریدار پہلے بھی دے چکے ہیں) (۱۰) میاں فضل الٰہی صاحب جہلم ایک خریدار (۱۱) سید عبدالواحد صاحب (بنگال) دو خریدار (۱۲) منشی محمد صدیق صاحب میاں چنوں ایک خریدار (۱۳) منشی محمد سلیمان صاحب رائے کوٹ ایک خریدار (۱۴) منشی نواب خان صاحب گوجرانوالہ ایک خریدار (۱۵) میاں فضل الدین صاحب ایک خریدار (۱۶) مولوی محمد دین صاحب ڈالوری ایک خریدار (۱۷) جناب سید محمد اشرف صاحب دفتر ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم لاہور ایک خریدار سید محمد اشرف صاحب ایک مستعد اور باخبر

نوجوان ہیں میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کے احباب کا حلقہ بہت وسیع ہے اور ایسے کاموں میں خاص **مذاق** خدا تعالیٰ نے انہیں دیا ہے۔ اگر وہ توجہ کریں تو بہت سے خریدار الحکم کیلئے بہم پہونچا سکتے ہیں اور انشاء اللہ کریں گے۔ (۱۸) سید سعیدالدین صاحب ملک ایک خریدار (۱۹) مولوی محمد فضل خاں صاحب چنگوی ایک خریدار۔

اس کے علاوہ **بیس** خریدار اپنی درخواست پر سرپرستان الحکم میں شامل ہوئے۔ ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء کو الحکم کا آخری نمبر خریداری ۱۶۳۳ ہے۔

یہ رپورٹ ہر طرح سے قابل اطمینان ہے۔ بزبان بعد مجھے اس ایک ہزار مفت اشاعت کے متعلق کچھ کہنا ہے جیسے دسویں جلد کے پہلے ہی نمبر میں ظاہر کیا تھا کہ اگر ہمارے سرپرست توجہ کریں تو الحکم کی ایک ہزار کاپی مفت غیر احمدیوں میں شائع کیجاوے اسپر ابھی پوری توجہ نہیں ہوئی ہے سب سے اول منشی **مولا داد** صاحب سب انسپکٹر ریلوے نے اس کار خیر میں **عہ** بھیکر اسے شروع کیا پھر منشی عبداللہ صاحب پٹواری ضلع شاہپور نے اس مد میں ایک سال کی قیمت ۱۲ بھیجدی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور دوسرے احباب کو اس **فرض** کی امر کیطرف متوجہ ہونے کی توفیق دے میں امید کرتا ہوں کہ **فروری** میں یہ رپورٹ انشاء اللہ زیادہ قابل اطمینان ہوگی۔ اور ناظرین الحکم اپنے **فرض** کو خصوصیت سے محسوس کریں گے۔

کلمات طیبات امام الزمان سلمہ الرحمان

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مجھے یہ بھی شبہ ہے کہ دماغی حالتیں کچھ اچھی نہیں ہیں بہت ہی کم ایسے لڑکے ہوتے ہیں جن کے قوی اعلےٰ درجے کے ہوں ورنہ اکثروں کو سل یا دق ہو جاتی ہے بس ایسے کمزور قوی کے لڑکے بہت محنت برداشت نہیں کر سکتے۔ اس لحاظ سے جب ہم دیکھتے ہیں تو اور بھی فکر دامن گیر ہوتا ہے کیونکہ ایک طرف تو ہم ایسے لڑکے طیار کرنا چاہتے ہیں جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کریں اور وہ فارغ التحصیل ہو کر خدمت دین کریں مگر دوسری طرف اس قسم کے مشکلات ہیں اسلئے ضروری ہے کہ اس سوال پر بہت فکر کیا جاوے

ہاں میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ جو بچے ہمارے اس مدرسہ میں آتے ہیں اُن کا آنا بھی بے سود نہیں ہے انہیں اخلاص اور محبت پائی جاتی ہے۔ اسلئے اس موجودہ صورت اور انتظام کو بدلنا بھی مناسب نہیں ہے۔

میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے اور کم از کم دو گھنٹہ ہی اس کام کیلئے رکھے جاتے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ زبانی تعلیم ہی کا سلسلہ جاری رہا ہے اور طب کی تعلیم بھی زبانی ہوتی آئی زبانی تعلیم سے طالب علموں کو خود بھی بولنے اور کلام کرنیکا طریق آ جاتا ہے خصوصاً جبکہ معلم فصیح و بلیغ ہو۔ زبانی تعلیم سے بعض اوقات ایسے فائدے ہوتے ہیں کہ اگر ہزار کتاب بھی تصنیف ہوتی تو وہ فائدہ نہ ہوتا۔ اسلئے اس کا التزام ضروری ہے تعطیل کے دن ضرور ان کو سکھایا جاوے پھر باقاعدہ ان کو قرآن شریف سنایا جاوے اسکے حقائق و معارف بیان کئے جاویں اور انکی تائید میں احادیث کو پیش کیا جاوے۔ عیسائی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں ان کے جواب ان کو بتائے جاویں اور اس کے بالمقابل عیسائیوں کے مذہب کی حقیقت کھول کر انکو بتائی جاوے تاکہ وہ اس سے خوب واقف ہو جاویں۔ ایسا ہی دہریوں اور آریوں کے اعتراضات اور انکے جوابات سے انکو آگاہ کیا جاوے۔ اور یہ سب کچھ سلسلہ وار ہو یعنی کسی ہفتہ کچھ اور کسی ہفتہ کچھ۔ اگر یہ التزام کر لیا گیا تو میں یقیناً جانتا ہوں کہ بہت کچھ طیاری کر لیں گے۔

نری عربی زبان کی واقفیت کچھ فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا نہیں ہوئے تھے تو اس زبان میں عربوں کے اخلاق عادات اور مذہب پر کیا اثر ڈالا؟ اور اب شام و مصر میں کیا فائدہ پہونچایا؟ ہاں یہ سچ ہے کہ عربی زبان اگر عمدہ طور سے آتی ہو تو وہ قرآن شریف کی خادم ہوگی، اور انسان قرآن کریم کے حقایق و معارف خوب سمجھ سکیگا۔ چونکہ قرآن اور احادیث عربی میں ہیں اسلئے اس زبان سے پورے طور پر باخبر ہونا بہت ہی ضروری ہو گیا ہے۔ اگر عربی زبان سے واقفیت نہ ہو تو قرآن شریف اور احادیث کو کیا سمجھیگا۔ ایسی حالت میں تو پتہ ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ آیت قرآن شریف میں ہے بھی یا نہیں۔ ایک شخص کسی پادری سے بحث کرتا تھا اس سے کہدیا کہ قرآن شریف میں جو آیا ہے لولاک لما پادری نے جب کہا کہ نکال کر دکھاؤ تو بہت ہی شرمندہ ہونا پڑا۔

سادہ ترجمہ پڑھ لینے سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا ان علوم کا جو قرآن شریف کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے اسطرح پر قرآن شریف پڑھایا جاوے اور پھر حدیث اور اسیطرح پر انکو اس سلسلہ کی سچائی سے آگاہ کیا جاوے اور ایسی کتابیں طیار کیجاویں جو اس تقسیم کے ساتھ ان کے لئے مفید ہوں اگر یہ سلسلہ اسطرح پر جاری ہو جاوے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مقاصد کا بہت بڑا مرحلہ طے ہو جاویگا۔ یہ بھی یاد رہے کہ بیان کرنیوالے تقسیم اوقات کے ساتھ بیان کریں اور پھر وہ ان بچوں سے امتحان لیں غرض میں جو کچھ چاہتا ہوں وہ تم نے سن لیا ہے اور میری اصل غرض اور منشاء کو تم نے سمجھ لیا ہے اس کے پورا کرنے کیلئے جو جو تجاویز اور پھر ان تجاویز پر جو اعتراض ہوتے ہیں وہ بھی تم نے بیان کر دیئے ہیں اور میں سن چکا ہوں میں مدرسہ کی موجودہ صورت کو بھی پسند کرتا ہوں اس سے نیک طبع بچے کچھ نہ کچھ اثر ضرور لے جاتے ہیں۔ اسلئے یہی چاہیے کہ ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ۔

تجربہ کے طور پر سردست ایک سال کیلئے ہی ایسا انتظام کرکے دیکھو کہ ہفتہ وار جلسوں کے ذریعہ انکو دینی ضروریات سے آگاہ کیا جاوے۔ ہاں عربی زبان کیلئے معقول انتظام ہونا چاہیئے اگر اس کے لئے کچھ نہ ہوا تو پھر ہاں آش در کاسہ والی بات ہوگی گویا زبانی تو سب کچھ ہوا مگر عملی در حقیقی طور پر کچھ بھی نہ ہوا۔ اس بات کو بھی زیر نظر رکھ لو کہ اگر ان بچوں پر دوہرا بوجھ ڈالا گیا تو وہ پاس ہونے کے خیالات میں دو طرفہ محنت نہیں کر سکیں گے۔ ایک ہی طرف کوشش کریں گے۔ اور اگر علیحدہ تعلیم ہوگی تو اس کیلئے وقت وہی ہے وہ بڑھ نہیں سکتا۔ اسلئے ایک تو وہی صورت ہو سکتی ہے جو زبانی تعلیم کی میں نے بتائی ہے اور ایک اور یہ صورت ہے کہ وہ بچے جو پاس اور فیل کی پروا نہ رکھیں بلکہ انکی غرض خدمت دین کیلئے طیار ہونا ہو اور محض دین کے لئے تعلیم حاصل کریں۔ ایسے بچوں کیلئے خاص انتظام کر دیا جاوے مگر ان کیلئے بھی یہ ضروری امر ہے کہ علوم جدیدہ سے انہیں واقفیت ہو ایسا نہ ہو کہ اگر علوم جدیدہ کے موافق کسی نے اعتراض کر دیا تو وہ خاموش ہو جاویں اور کہدیں کہ ہمیں تو کچھ معلوم نہیں۔ اسلئے موجودہ علوم سے انہیں کچھ نہ کچھ واقفیت ضروری ہے تاکہ وہ کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔ اور انکی تقریر کا اثر زایل نہ ہو جاوے محض اسوجہ سے کہ وہ بچے ہیں۔

ہاں ایک جماعت یہ ہو کہ وہ دونو علوم حاصل کر سکیں اور بجائے خود انہیں وقت کی پروا نہ ہو پھر اس مشکل یہ ہوگی کہ اوستاد متعدد اور مقرر نہیں غرض ہر پہلو کو سوچکر یہ انتظام کرنیکی بات ہے۔ اسلئے میں جب ان تمام امور کو مدنظر رکھکر سوچتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں اور سمجھ نہیں سکتا کہ ہمارا جو مطلب ہے وہ کیونکر پورا ہو سکتا ہے؟

اگر موجودہ صورت ہی کو قائم رہیں اور کوئی انتظام نہ کیا گیا تو پھر ان ساری تقریروں سے فائدہ کیا ہوا؟ اور اگر اسپر مضامین بڑھا دیں تو اوستاد واویلا کرتے ہیں کہ وقت تھوڑا ہے۔ اور ساتھ ہی لڑکوں کی صحت کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس نکتہ کو مدنظر رکھو کہ ایسے لوگ طیار ہو جاویں گے۔ اسلئے کہ میں چاہتا ہوں کہ میرے سامنے طیار ہوں خدا تعالیٰ نے جو نوح علیہ السلام کو حکم دیا کہ واصنع الفلک باعیننا تو کشتی ہمارے سامنے بنا اسیطرح پر میں اس جماعت کو اپنے سامنے تیار کرانا چاہتا ہوں۔ فایدہ اسی سے ہوگا

میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایک ہفتہ ہماری صحبت میں رہے اور اسے ہماری تقریریں سننے کا موقع ملجاوے تو وہ مشرق و مغرب کے مولوی سے بڑھ جاویگا۔ اسلئے جو کچھ ہو میرے سامنے ہو۔ آپ لوگ اسکی فکر کریں میں اس امر میں تمہارے ساتھ اتفاق رائے کرتا ہوں کہ مدرسہ کو توڑا نہ جاوے اسکے لئے تو تعطیل کا دن مناظرات اور دینیات کیواسطے قرار دیا جاوے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ سارے کے سب مولوی ہی ہو جاویں اور نہ ایسا ہو سکتا ہے ہاں اگر انمیں سے ایک بھی نکل آوے تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقصد پورا ہو گیا۔ اور باقیوں کو کم از کم اپنے دین ہی کی خبر ہو جاویگی اور وہ غیر قوموں کے فتنہ میں نہ پڑ سکیں گے

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مخالف مذہب کے لوگوں سے ہمیں کوئی دشمنی نہیں بلکہ ان کے سچے خیر خواہ اور ہمدرد ہم ہیں لیکن کیا کریں ہمارا ملک اس جراح کیطرح ہے جسکو ایک پھوڑے کو چیرنا پڑتا ہے اور پھر وہ اس پر مرہم لگاتا ہے۔ بے وقوف مریض پھوڑے کے چیرنے کیوقت شور مچاتا ہے حالانکہ اگر وہ سمجھے تو اس پھوڑے کو چیرنے کی اصل غرض اسی کے مفید مطلب ہے کیونکہ جب وہ چیرا نہ جاویگا اور اسکی الائش دور نہ کیجاویگی وہ اپنا فساد اور بڑھا لیگا۔ اور زیادہ مضر اور مہلک ہوگا۔ اسیطرح پر ہم مجبور ہیں کہ انکی غلطیاں ان پر ظاہر کریں اور صراط مستقیم ان کے سامنے پیش کریں جب تک وہ صراط مستقیم اختیار نہ کریں تو کیا بن سکتے ہیں؟

ایکطرف ایسے لوگ موجود ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود ہی سے منکر ہیں اور دوسریطرف ایسے ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے وجود کا بظاہر اقرار کیا ہے مگر وہ مانتے ہیں کہ اس نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا گویا ذرہ ذرہ خود خدا ہی۔ مجھے تعجب ہے کہ اسپر وہ یہی کہتے ہیں کہ پرمیشر سرو شکتیمان ہے۔ یہ کیسا سرو شکتیمان ہے کہ کچھ پیدا نہیں کر سکتا۔ ذرہ ذرہ انادی ہے اور روحیں انادی ہیں انکی خواص اور قوی انادی ہیں پھر جوڑنا جاڑنا بھی کوئی کام ہوا۔ ... ایسی عقیدہ ہیں اور دہریوں کے ... کا فرق ہے یہ لوگ وجود و ہستی اللہ تعالیٰ اور اسکی قدرت پر ایمان نہیں لاتے۔ ہم تو اس کو خدا اعتقاد کرتے ہیں جو علی کل شیء قدیر ہے

پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ یہ بیہودہ اور غلط اصول ہے کہ اسکے لئے کسی بڑی دلیل کی حاجت نہیں خواب کے نظارے کس نے نہیں دیکھے ہیں یہانتک کہ خواب میں مردوں سے باتیں کرتا اور کھانے پینے کی چیزوں سے فائدہ اٹھاتا ہے کوئی بتائے کہ وہ ہستی کہاں سے ہوتی ہے؟ کیا نیستی سے نہیں ہوتی؟ اگر عقل ہوتی اور باپ دادا میں روحانیت کا اثر ہوتا تو ایسی باتیں نہ کرتے۔ یہ باتیں یونانیوں کے اندھے فلاسفروں سے لی ہیں اور علم دین سے محض بے خبر ہیں۔ علم دین کچھ اور حواس عطا کرتا ہے جسکو فلسفی اور طبعی نہیں پہونچ سکتے۔ رؤیا میں سب امور ہست ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات روحانی امور جسمانی رنگ بھی اختیار کر لیتے ہیں جیسا کہ میری وہ رؤیا ہے جو سرمہ چشم آریہ میں درج ہے جسمیں سیاہی کے چھینٹے گرتے پر پڑے تھے اور وہ کرتا اب تک موجود ہے۔ یہ عجیب در عجیب اسرار ہیں۔ جنکا ان پر ایمان نہیں وہ ایمان ہی کیا ہے؟ دین وہی ہے جو روحانیت سکھاتا ہے اور آگے قدم رکھواتا ہے۔ میں افسوس نہیں کرتا کہ ایسی بری حالت کیوں ہوئی ہے جو اسوقت نظر آ رہی ہے۔ یہ سب اسلام کے کمالات کے ظہور کی خاطر ہوا ہے پرستی سے دست برداری کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایسی قوم پیدا کر دی یہ لوگ اسلام کی ڈیوڑھی پر ہیں **ایک غیب کا دھکا لگیگا تو تمہارے بھائی ہو جائیں گے**

مقدمہ بلوہ

مقدمہ بلوہ کے متعلق تازہ خبر یہ ملی ہے کہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۶ء آخری تاریخ پیشی تھی۔ ملزمان میں سے ایک نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے حضور اپنی خارج شدہ مقدمہ کی نگرانی کی جو صاحب بہادر نے منظور کر لی اور مقدمہ جناب تحصیلدار صاحب بٹالہ کی پاس بھیجدیا تاکہ موقع پر مزید تحقیقات ہو۔ اور ساتھ ہی مقدمہ بلوہ (جسمیں پولیس نے ملزمان کا چالان کیا ہوا ہے اور فرد لگ چکا ہے اور صفائی کے بہت سے گواہ گذر چکے ہیں) بھی منتقل کر دیا۔ اگرچہ انتقال کی درخواست ملزمان کیطرف سے غالباً نہیں گذری۔ ایسی صورت میں اس مقدمہ کا انتقال خاص طور پر تعجب سے دیکھا جاتا ہے مگر سردست ہم کوئی رائے زنی کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ ضرورت پڑی تو بعد میں دیکھا جائیگا۔

ضرورت۔ ضرورت

ایک نہایت ہوشیار اور تجربہ کار و دیانت دار منشی کی ضرورت ہے کم از کم انگریزی انٹرنس پاس شدہ ہو اور کام پٹوار سے بھی واقف ہو جاو داد غیر منقولہ یعنی اراضیات کا انتظام و دیگر ...

سفرنامہ دہلی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

مطبع والوں کو حضرت کا اشتہار چھاپنے کی ممانعت کر دی اور طرح طرح کی افترا پردازیوں سے کام لیکر دہلی کے کل مسلمان باشندوں مقلد غیر مقلد شیعہ و سنی وغیرہ کو ایک حضرت اقدس کی مخالفت پر کھڑا کر دیا اور مور و ملخ کا سا لشکر لیکر ایک تنہا مسافر کے مقابلہ پر مستعد ہوگئے۔ اسوقت مقلد غیر مقلد سب ایک ہوگئے اور کمیٹیاں کر کے حضرت کے اثر کو روکنے کی تجاویز سوچنے لگے۔ ہم اپنے صحیح تجربے کے وثوق پر کہہ سکتے ہیں کہ دلی کے ملاؤں نے جو کچھ کارروائیاں کیں ان سے ہرگز انکی غرض احقاق حق کی نہیں تھی انکی کارروائیوں کی بنا ضدیت اور نفسانیت پر تھی وہ حق کو لوگوں پر کھلنے نہیں دیتے تھے۔ وہ چاہتے نہیں تھے کہ لوگوں کو اصل بات کا پتہ لگجائے نہیں تو کیا وجہ ہے کہ گھر کی یکطرفہ وعظوں میں تو وہ ان پڑھ اور جاہل لوگوں کو بڑے زور شور کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات قرآن شریف سے نکال نکال کر بتاتے تھے اور اپنے گھڑے معنوں سے کام لیکر اپنے دعوی کو زور شور سے ثابت کرتے تھے اور جب حضرت مباحثہ کیلئے بلاتے تھے تو اس مسئلہ پر بحث کرنے سے گریز کر جاتے تھے اور خواہ مخواہ بحث کی غرض سے کبھی کسی خفیف مسئلہ پر اڑ بیٹھتے تھے کبھی کوئی بہتان پیش کر دیتے تھے اور اسبات کی تصدیق انکے اپنے اشتہاروں سے بخوبی ہوتی رہی ہے جہاں وہ حضرت پر الزام دینے میں کہ انہوں نے فلاں عقیدہ کے متعلق ہم سے بحث نہیں کی۔ وہاں یہ نتیجہ صاف نکل آتا ہے کہ حضرت مسیح کی وفات پر بحث کرنیسے انہیں خود انکار ہے کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ ان کے دل میں چور ہے کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہوتا کہ وہ اس مسئلہ پر بحث کرنیسے گریز کرتے ہیں؟ ہم دعوی کیساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اسقدر اشتہار دہلی والوں نے افترا سے بھرے ہوئے دیے اور جھوٹے واقعات قلمبند کئے۔ مگر اس مسئلہ میں انکی کمزوری اس درجہ تک پہنچی ہوئی تھی کہ اشتہارات میں جہاں اور افترا پردازیاں انہوں نے دلیری سے کی ہیں وہاں اس مسئلہ کی نسبت جھوٹے طور پر بھی لکھدینے کی انہیں جرأت نہیں پڑی کہ ہم اس مسئلہ پر جیسا کہ حضرت اقدس پیش کرتے تھے بحث کرنے کیلئے تیار تھے اور اپنے اشتہاروں نے دینے میں کوئی شخص نہیں بنا دے۔ ایک دفعہ بھی انہوں نے حضرت اقدس کے اشتہار کے جواب میں صاف طور پر لکھا ہو کہ ہم اس خاص امر میں بحث کرنے کے بحث کرتے ہیں وہ کیوں کرتے انہیں خوب معلوم تھا کہ اگر انہوں نے اس مسئلہ میں بحث کی تو انہیں خفت اور ندامت اٹھانی پڑیگی اور جب ایکدفعہ لوگوں کی آنکھوں سے حجاب اٹھ گیا اور حضرت اقدس کی بنا دعوی قایم ہوگئی تو پھر جوق جوق لوگ ایکطرف رجوع کریں گے وہ خوب جانتے تھے کہ جب لوگوں پر ثابت ہوگیا کہ وہ مسیح جسے انہوں نے خدا سا مان رکھا ہے جسے حی قدیر خالق اور غیب دان انہوں نے قرار دے رکھا ہے جب ایکدفعہ یہ ثابت ہوگیا کہ وہ عاجز بندہ خدا کا تھا اور وہ وفات پاچکا ہے تو بڑی بھاری سد جو انہوں نے حضرت اقدس اور مسلمانوں میں اپنی چالاکی سے قایم کر رکھی ہے پاش پاش ہوجاویگی اور لوگوں کیلئے حضرت اقدس کو قبول کرنا آسان ہوگا پھر انہیں بخوبی معلوم ہوجائیگا کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور غلام اور انکی کامل مطابعت کرنیوالے یا یوں کہو کہ ان کے ظل کے لئے حضرت موسی صلوات اللہ علیہ کے ظل یعنے عاجز بندے حضرت مسیح علیہ السلام کی ہمسری کا دعوی کرنا کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے اور انہیں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کی حقیقت کھل جائیگی تعجب تو اسی بات کا ہے اور لوگوں کی عقلوں پر پردہ تو اسی بات نے ڈال رکھا ہے کہ اس مسیح کا جو مردے زندہ کیا کرتا تھا پرندے پیدا کیا کرتا تھا جو ابتک آسمانوں پر زندہ ہے یا یوں کہو کہ جو خاص خدا کا شریک انہوں نے مان رکھا ہے جو نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد پرند وغیرہ بنانے میں خدا کا ہاتھ بٹاتا تھا جو ابتک اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر بیٹھا ہوا ہے ایسے مسیح کی ہمسری کا حامی۔ ایسے مسیح کی برابری کا ایک خادم ختم المرسلین ایک امتی دعوی کرتا ہے؟ اور جب یہ فاسد اعتقادات ان کے ذہن سے دور ہوجائینگے تو پھر انہیں اس مسیح کے ماننے میں جو اسی طاقت اور خاصیت کے ساتھ اسی قسم کے زمانہ میں اسی قسم کے نبی کے ظل کے طور پر آیا ہے چنداں تامل نہیں رہیگا۔ اور مولویوں کے اس الزام کی جو وہ حضرت اقدس پر لگاتے ہیں کہ وہ خدا کی قدرت کے قایل نہیں اور کہتے ہیں کہ انسان خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا نہیں جاسکتا اور خدا کی قدرت سے بعید ہے کہ انسان کو آسمان پر اسقدر عرصہ دراز تک اس خاکی جسم کے ساتھ زندہ رکھے حقیقت کھل جائیگی پھر انہیں معلوم ہوجائیگا کہ خدا کی وسیع قدرت کے حضرت اقدس قایل ہیں یا یہ ملا۔ پھر وہ مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ خدا کی قدرت کی شان اسبات میں پائیجاتی ہے

کہ ایک بندہ کو دوبارہ بھیجنے کیلئے ہزاروں سال زندہ رکھ چھوڑے یا اس بات میں اسکی قدرت کی شان بلند پائیجاتی ہے کہ ایسے ایسے بندے ہزاروں پیدا کر دے اور چاہے تو ساری زمین ایسے ہی آدمیوں سے بھر دے پھر انپر واضح ہوجائیگا کہ ان کے ملاں ہی دراصل خدا کی قدرت کی وسعت کے قایل نہیں انہی کا یہ عقیدہ ہے کہ خداتعالی مسیح کے برابر دوسرا انسان پیدا نہیں کرسکتا اور اپنے وعدہ کے پورا کرنے کیلئے جو اس نے مسیح کو دوبارہ دنیا میں بھیجنے کے متعلق کیا ہوا ہے اسی مسیح کو زندہ اپنے پاس اسی جسم خاکی کے ساتھ رکھ چھوڑا ہے اور درحقیقت انکے ملاں ہی ان لوگوں کا سا اعتقاد رکھتے ہیں جن کے جواب میں اللہ تعالی نے افعیینا بالخلق الاول بل ہم فی لبس من خلق جدید فرمایا ہے۔ ورنہ حضرت اقدس مرزا صاحب اس خدا کے قایل ہیں جسکی قدرت کی وسعت کی کوئی انتہا نہیں۔ وہو علی کل شئ قدیر حضرت اقدس سے بڑھکر اور پھر ان کے ماننے والوں سے بڑھکر آج خداتعالی کی وسیع قدرتوں کا کون قایل ہوسکتا ہے جس نے آج انکی آنکھوں کے سامنے ایک دہقان کو ایک حارث کو ایک زمیندار کو ایک ایسی سرزمین سے جہاں نہ کوئی لائبریری ہے نہ درس ہے۔ نہ علم کا شوق ہے نہ تعلیم کا ذوق ہے بلکہ ان ساری باتوں سے کسی بات کا نام و نشان تک نہیں اٹھایا اور اسے وہ علم بخشا کہ آجکل کے بڑے بڑے دستار فضیلت باندھنے والے جنکی عمریں تعلیم و تعلم میں ہی صرف ہوئیں اسکی مقابلہ سے عاجز آگئے اسے وہ باتیں سوجھائیں کہ ملا مولوی ٹکریں مارتے پھرتے ہیں اور انہیں سمجھ نہیں آتی اور اس پر ایسا فضل کیا کہ علم آدم الاسماء کلہا کے واقعہ کو پھر ایک دفعہ تازہ کر کے دکھایا۔

بیشک یہ سچائی ظاہر ہو جاتی کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اس خدا پر ایمان لائے ہیں جسکی وسعت قدرت کی کوئی حد نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جسپر چاہتا ہے فضل کرتا ہے۔ پھر ملاؤنکی اس طعن کہ "مرزا ایک بےعلم شخص ہے وہ کیونکر مسیح موعود ہوسکتا ہے" کی بھی اصلیت معلوم ہوجاتی۔ مولویوں کا یہ گھمنڈ ٹوٹ جاتا کہ قرآن کی تفسیر کرنا انکا ہی حق ہے جو کچھ وہ سمجھتے ہیں وہی ٹھیک ہے، اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو وہ معانی ہمپر کیوں نہیں کھلتے" انہیں معلوم ہوجاتا کہ اس قسم کے اعتراضات اللہ کی جناب میں گستاخی

کرنا ہے اور خلقتنی من نار و خلقتہ من طین کے مقولہ کا مصداق بنتا ہے۔

غرض دلی کے ملاؤنکی خوب ہی قلعی کھلی اگر وہ حضرت اقدس کے ساتھ مسئلہ وفات حیات مسیح میں بحث کرتے اور یہی فکر تھی جو انہیں اس امر پر بحث کرنے سے منع کرتی تھی ان کے پاس اگر صداقت ہوتی اور اگر انہیں اپنے دعوی کی سچائی پر پورا وثوق ہوتا تو وہ خلط مبحث کیوں کرتے اور کیوں حق کو چھپاتے اور اوسے ظاہر ہونے سے روک رکھتے پہلے پہل حضرت اقدس کے ۲۲ اکتوبر کے اشتہار پر مولوی عبدالحق صاحب مفسر تفسیر حقانی نے جن کے مقدمات امام فن مناظرہ مولوی ابو المنصور صاحب کے ساتھ ہوتے رہے ہیں اور جن مقدمات کا خاکہ اخبارات میں بھی کچھ دن اڑتا رہا ہے حضرت اقدس کے ساتھ مباحثہ کی ٹھانی اور کچھ خط و کتابت کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے آپ کو عدیم الفرصت اور گوشہ گزین قرار دیکر مباحثہ سے کنارہ کشی اختیار کی اب حضرت کا روئے سخن مولوی سید نذیر حسین صاحب کیطرف ہوا جنہیں انکے شاگرد و پیشہ شیخ الکل کے لقب سے ملقب کرتے ہیں واقعی یہ نہایت عمدہ بات تھی کہ میاں صاحب کے ساتھ اس مسئلہ کا تصفیہ کیا جاتا کیونکہ ان کے ساتھ جو کچھ فیصلہ ہوتا اس کا اثر دور دور تک پہنچ سکتا تھا اور دلی کے ملاؤں کو بقول ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں چون چرا کی گنجایش نہ رہتی اور حضرت اقدس بھی میاں صاحب کے ساتھ مباحثہ کرنیمیں یہی فایدہ اور بہتری ملحوظ رکھتے تھے کہ اس سے بہت سے علماء خصوصاً انپر جو میاں صاحب کے شاگرد ہیں اور جنمیں شیخ بٹالوی اور عبدالمجید واعظ وغیرہ سب شامل ہیں اثر پڑیگا اور فرداً فرداً کچھ بحث کی ضرورت نہ پڑیگی۔ اسی بنا پر حضرت اقدس نے ۲۳ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو اشتہار بعنوان "اشتہار بمقابل مولوی سید نذیر حسین صاحب سرگروہ اہلحدیث" شایع کیا اور اسمیں میاں صاحب کو مباحثہ کیلئے طلب کیا اور صاف لکھدیا کہ "بحث میں امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جسپر انجیل نازل ہوئی تھی ابتک آسمان پر زندہ ہے اور آخری زمانہ میں آئیگا یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہوچکا ہے اور انکے نام پر کوئی دوسرا اسی امت میں سے آئیگا اگر ثابت ہوجائیگا کہ وہی مسیح ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے تو یہ عاجز دوسرے دعووں سے خود دست بردار ہوجائیگا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے لکھانے کے کہ درحقیقت اسی امت میں سے

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم - (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ - اور اوس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کیلئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

۲ - دوسرا واقعہ قریب یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء میں رات کو قریبًا دس بجے مولوی صاحب کو دیکھنے گیا - اسوقت ان کو سخت ضعف تہا - قریبًا غشی کی صورت تہی - کئی روز سے ہچکی تہی - کچھہ کہایا نہ تہا نبض بہت کمزور اور بے معلوم تہی - مینے اسوقت حضرت اقدس کی خدمت مین کہلا بہیجا فورًا تشریف لائے - سب کیفیت عرض کی - اسیوقت دعا مین مصروف ہو گئے دوا بہی دی - ابہی دوا اندر نہ گئی تہی - کہ مین نے نبض پر ہاتہہ رکہا - نبض فورًا طاقتور ہو گئی اور ہوش مین آ گئے یعنی دعا کے لئے ہاتہہ اٹہانے ہی کی دیر تہی - کہ اللہ تعالےٰ نے اوسی قبولیت کا شرف بخشا - اور جس خطرناک حالت مین مولوی صاحب کو چہوڑا آیا تہا معًا ان کی طبیعت فورًا اصلاح پر آ گئی اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا کہ یہ ضعف ہوا ہی نہ تہا -

۳ - اپریشن کے بعد زخم کی حالت کئی روز تک خراب رہی اور انگور کا نام و نشان نظر نہ آتا تہا - حضرت نے دعا کی صبح کو رؤیا میں دیکہا یا کہ مولوی صاحب مرحوم کو حضرت اقدس نے سفید کرتا پہنے ہوئے دیکہا یہہ ۹ ستمبر ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے یعنی پانچ روز بعد از اپریشن - اوسی روز قریب دس بجے مین جب پٹی لگانے کے لئے گیا - تو یہہ دیکہہ کر مجہے بڑی حیرانی ہوئی - کہ قریبًا تمام زخم پر انگور آ گیا تہا - اس سے پہلے روز انگور کا نام و نشان نہ تہا - اور سڑا ہوا مواد اوس کے اندر سے نکلتا تہا یہ بالکل عجوبہ اور خارق عادت بات تہی - کہ اتنے بڑے زخم پر جو اسوقت قریب ۸ - انچ لمبا اور ۶ - انچ چوڑا تہا - ایک دن مین انگور آ جائے - میرے اور ڈاکٹر رشید الدین صاحب کے خیال مین یہہ قریبًا آٹہہ دس روز کا کام تہا جو ایک دن مین ظہور پذیر ہوا تہا - اور یہ دعا کا نتیجہ تہا مولوی محمد علی صاحب ایم - اے شیخ یعقوب علی صاحب و دیگر احباب جو زخم کی حالت کو روز دیکہتے تہے اس حیرت انگیز تبدیلی کے شاہد ہین -

اور جو خواب حضرت اقدس نے بیان فرمائی تہی - وہ اس درمیانی صلاحیت طبیعت کی طرف اشارہ کرتی تہی - مگر اس خواب کے آخر مین حضرت صاحب نے تین بار فاتحہ پڑہی جس سے بعد مین اشارہ مولوی صاحب کے حسن خاتمہ کیطرف معلوم ہوا -

۴ - ایسا ہی ۴ - ستمبر ۱۹۰۵ء کو یعنی جس روز کہ پہلا اپریشن کیا گیا حضرت کو الہام ہوا - ردّ بلا - اس کا اور مفہوم بہی خاص حضرت اقدس کی ذات کے متعلق ہوگا - جو خدا انشاء اللہ بعد مین ظاہر کریگا - مگر اس الہام کو مولوی صاحب کی طرف منسوب کیا جاوے تو اس مین اس کاربنکل کی صحت کیطرف اشارہ تہا - جو بعد مین اچہا ہو گیا تہا - اور یہ ایک بلا تہی - جو خدا کے فضل سے بالکل ردّ ہو گئی تہی - اسمین کچھہ شک نہین کہ موت ہر ایک کے لئے مقدر ہے - اس سے کوئی شخص باہر نہین - وہ دوسرے رنگ مین آ گئی - مگر اصل مرض جسکا سب کو خیال تہا وہ دور ہو گئی -

۵ - مولوی صاحب کو اس دوران مرض مین بڑا سخت ہیضہ کا دورہ ہوا - جو کئی روز تک رہا - کچھہ کہا پی نہ سکتے تہے - کوئی دوائی کارگر نہ ہوتی تہی - خون اور پیپ پاخانہ کے ساتہہ آتا تہا - اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی یہ رائے تہی کہ انتڑیون مین زخم ہو گئے تہے اور دوائیون سے انکی طبیعت اسقدر متنفر ہو گئی تہی کہ پینے سے انکار کرتے تہے - آخر کار حضرت اقدس کی دعا سے اس سے ایسی نجات ہو گئی تہی کہ پہر اخیر وقت تک تندرستون کیطرح سے پاخانہ آتا رہا -

۶ - پیشاب کی وہ کثرت تہی کہ اوسے دیکہکر ڈر لگتا تہا دو دو بڑے بڑے برتن ایک رات دن مین بہرتے تہے - قریبًا ۱۴ - ۱۵ سیر پختہ پیشاب ۲۴ گہنٹہ مین آتا تہا - جس سے بہت خطرہ تہا مگر سرداری اور یہ ذیابیطس کی کمی کوئی معتدبہ فائدہ نہ ہوتا تہا - مگر حضرت کی دعا اور توجہ سے - اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے پیشاب کی مقدار بہت کم ہو گئی - یہانتک کہ مشکل سے ایک دو دفعہ انکو پیشاب انکو آتا تہا - اور پیشاب کی مقدار قریبًا دس حصہ کم ہو گئی تہی اور بہت سے حالات ہین - کہ بعض تکلیف دہ عوارض کو اللہ تعالےٰ نے حضرت کی دعا اور توجہ سے دور کیا - اور اپنی رحمت اور فضل کا اظہار اس مسیح نے طفیل کیا - اور بعض دفعہ ایک کرب اور اضطراب کیحالت کو ایک سکون و راحت کی حالت مین بدل دیا - اور یہ اتنے امور ہین - کہ لکہا جاوے تو اس مین ان کا ذکر نہیں کرتا - مگر اس مین کچھہ شک نہین - کہ پاس رہنے والون نے خدا کے فضل سے ان علالت کے ایام مین بہت سے نشان اس مسیح کے ہاتہہ سے دیکہے جس سے انکا ازدیاد ایمان ہوا - ربنا اننا سمعنا منادیًا ینادی للایمان - ان اٰمنوا بربکم - فاٰمنا ربنا فاکتبنا مع الشاہدین -

مولوی صاحب کی علالت مین حضرت اقدس مرزا صاحب کا سلوک

جس روز سے کہ مولوی صاحب علیل ہوئے اس گہڑی تک کہ انہون نے اس جہان سے اپنے تعلقات کا انقطاع کیا - مجہے مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت مین رہ کر سعادت حاصل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے موقعہ دیا - اور چونکہ حضرت اقدس اپنے خاص کرم اور مہربانی سے مولوی صاحب مرحوم کے متعلق ہر ایک علاج مین اور ان کے کہانے پینے کی ہر ایک چیز کے متعلق خاکسار سے مشورہ لیتے تہے - اور مولوی صاحب کی طبیعت بعض اوقات رات کو بگڑ جاتی تہی - اس لئے مجہے اس وقت حضرت صاحب کیخدمت مین اطلاع دینے کی ضرورت ہوتی تہی - اور دن مین بہی کئی دفعہ ایسا موقع ہوا - کہ جب مولوی محمد علی صاحب یا ایک دو اور احباب کے سوائے کوئی نہ ہوتا تہا - حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی بیماری مین جو تبدیلیان ہوتی تہین ان کو اس سے اطلاع دیجاتی تہی ہر ایک دفعہ جب ہم اطلاع دیتے - حضرت اقدس خود تشریف لاتے - اور حال دریافت کرتے - اور بعض اوقات خود بخود تشریف لاتے - اور مولوی صاحب کا حال معلوم کرتے - اس لئے خاکسار کو خدا کے فضل سے مولوی صاحب کی اس علالت مین حضرت اقدس کے اخلاق اور ان کی محبت - اور ایثار جو ان کو اپنے خدام کے لئے ہے اسکے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ملا ہے - بعض اوقات ہم نے حضرت اقدس کو سخت کرب اور گہبراہٹ اور ابتلاء کی گہڑیون مین مولوی صاحب کی نازک حالت کی اطلاع دی - جبکہ ایسا معلوم ہوتا تہا - کہ ہمارا وہ پیارا رفیق جس نے اپنی ہر ایک خواہش پر اللہ تعالےٰ کی رضاء اور خدمت دین کو مقدم کیا ہوا تہا اور ہمارا وہ حبیب جس نے کہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو امام معصوم اور ہادی برحق کی راہ مین ایک بار نہین بلکہ صد ہزار بار نثار کیا ہوا تہا - اور جو اپنے دل سے ہر ایک دوست کا قدر دان تہا - جس کو کہ وہ دیکہتا کہ اسے اعلائے کلمۃ اللہ و اشاعت دین کے لئے ادنیٰ سا بہی جوش ہے اسوقت ہم دیکہتے تہے - کہ وہ نوجوان جو اپنے شہر کا اور اپنے ملک کا اور اپنی قوم کا اور اسلام کا فخر تہا - کہ اس کی کشتی عمر ایسی سخت بیماری کے طوفان طلاطم مین پڑی ہے - اصل مین یہ وقت ہوتا ہے - کسی کی سچی محبت اور اخلاص کو پرکہنے کا - نیز اس بات کا کہ اُسے خدا تعالیٰ کی قوت پر کیسا ایمان ہے - اور اسکا تعلق خدا کے ساتہہ کیسا ہے کیونکہ ایسی نازک حالتون خصوصًا جبکہ معالج ڈاکٹر اور طبیعت بہی یاس کے عالم مین ہون سوائے ایسے لوگون کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتہہ سے صاف کیا ہو - کوئی ثابت قدم نہین رہ سکتا اور حضرت اقدس نے مولوی صاحب کی بیماری مین اپنی کمال محبت اور ایثار کا اور اللہ تعالےٰ پر کامل بہروسہ اور توکل کا نمونہ دکہایا - وہ ایک اہل بصیرت کے لئے کافی ثبوت ہے حضرت اقدس کے سچا نبی اللہ ہونے کا اور خدا تعالیٰ کے ساتہہ ان کا سچا تعلق ہونیکا اور اس بات کا کہ اگر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ آج امت مین دیکہنا چاہے - تو حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑہکر اور کوئی نہین - چاہے کوئی تمام دنیا مین ڈہونڈے اور مین بعض اوقات کو پیش کرتا ہون - اگرچہ جو کچہہ کہ مینے حضرت اقدس ع کے کمال اخلاق اور محبت اور مہربانی کا نمونہ اپنی آنکہون سے دیکہا ہے میرے پاس وہ الفاظ نہین کہ مین بیان کر سکون اور حضرت اقدس نے اپنے ایک عزیز مخلص دوست کو بے آرامی مین پاکر جو اپنے نفس پر باوجود اس قدر ضعف اور بڑہاپے اور کمزوری کے ہر ایک قسم کا آرام حرام کر دیا تہا اور ان کو اس عزیز کے لئے جو تڑپ اور دلی توجہ اور اضطراب تہا - مین نہین جانتا کہ مین اس کو کسطرح سے بیان کرون اور کن الفاظ مین ظاہر کرون - البتہ ہمارے دلون پر اس کا ایک نقشہ ہے - اور ہماری روح اور ایمان کو اس سے ایک تر و تازگی پہنچی ہے - جو خدا کے فضل سے قیامت تک مٹنے والی نہین - اور اگر آپ دل دلون پر نظر ڈالکر حقایق معلوم کر سکتا ہے - تو ہم حاضر ہین - اگر باور نہ ہو - تو ہمارا سینہ چاک کر کے دیکہہ لے - ماسوا اس کے حضرت اقدس کو خدا تعالےٰ کی جناب مین تضرع اور نیاز اور خشوع و خضوع نہایت درجہ کا تہا دن اور رات مین حضرت صاحب کا بہت کم حصہ ایسا گذرتا ہوگا - جو حضرت احدیت کے حضور مین دُعا سے خالی ہو - اور بعض دفعہ کئی کئی گہنٹے دعا مین مصروف رہتے اور سجدہ سے سر نہ اٹہاتے مین نہین جانتا - کہ نقشہ مین کس طرح سے پبلک کے سامنے پیش کرون کہ وہ حضرت اقدس کے حقیقی تبتل الی اللہ اور ان کے خدا تعالیٰ کے ساتہہ تعلقات کو سمجہہ سکین - اس مین شک نہین - کہ جیسے کہ آسمان عالم کے ایک دربار کے اسرار اور حقائق قدرت کو دیکہنے کے لئے ایک دوربین یا خوردبین کی ضرورت ہوتی ہے - اور اسکے سوائے ہماری آنکہین بے کار ہین - ایسے ہی اللہ تعالےٰ کے اسرار قدرت کو دیکہنے کے لئے جو کہ ایک وراء الورا ہستی ہے - یہ آنکہین بے کار ہین - جبتک کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک دوربین آنکہہ عطا نہ ہو - ایسے ہی جو لوگ خدا کیطرف سے مامور ہو کر آتے ہین ان کی معرفت کا بہی حاصل کرنا خدا کے فضل کے سوا ناممکن ہے ہر زمانہ مین ہر ایک رسول اور مجدد کے وقت مین لوگون نے اپنی عدم معرفت کے سبب ٹہوکر کہائی ہے - اور قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے - کہ قدیم سے یہی سنت اللہ ہے - اسلئے مین دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ کو پہلون کے نمونہ سے سبق حاصل کرنے کی توفیق دے - تاکہ وہ اس امام کی مخالفت سے خدا کے عذاب کے نیچے نہ آ دین - آمین ثم آمین -

اور وہ مستہزئین مین سے نہ بنین - اور خدا کے خوف اور خشیت کو اپنے دلون مین جگہ دین - آمین -

(۱) سامان جو مہیا کیا گیا - جن لوگون نے قادیان دیکہا ہے وہ جانتے ہین کہ یہ ایک چہوٹا سا گاؤن ہے جسکی آبادی قریبًا چار پانچ ہزار ہے - وہان پر معمولی ضروریات

کا مہیا ہونا بھی مشکل ہے۔ چہ جائیکہ ایسے سخت بیمار کے لئے ہر ایک ضروری چیز بہم پہنچ سکے۔ مگر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اس عزیز بیمار کی بیمارداری میں کوئی دقیقہ کوشش کا فروگذاشت نہ کیا۔ مولویصاحب جس چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کرتے۔ حضرت اقدس فوراً آدمی بھیجکر لاہور یا امرتسر سے منگوا دیتے یا اگر یہ خاکسار یا خلیفہ صاحب یا مولوی نورالدین صاحب کسی دوائی یا خاص غذا کے لئے عرض کرتے یا خود حضرت اقدس ان کے لئے کوئی چیز تجویز کرتے تو فوراً امرتسر یا لاہور سے منگوا لیتے۔

مولوی صاحب کیلئے انگور۔ سردے۔ انار وغیرہ ہر ایک قسم کا پھل ہر وقت موجود رہتا۔ مولویصاحب کو صحت میں بھی ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے بڑی محبت رہی ہے۔ یہانتک کہ موسم سرما میں بھی چھت کے اوپر پانی رکھوا چھوڑتے تھے۔ اور وہی برف کی طرح کا پانی جاڑوں میں پیتے تھے۔

اس بیماری میں چونکہ شروع سے ہی تپ کی شکایت ساتھ رہی۔ بعض اوقات حرارت زیادہ ہو جاتی تھی۔ مولویصاحب کو برف کی بہت ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ اسلئے حضرت اقدس نے ان کے لئے یہ التزام کیا ہوا تھا۔ کہ اکٹھی دو تین من برف منگوا لیتے۔ اور پھر جب وہ قریب ختم کے ہوتی۔ تو اور آدمی لاہور یا امرتسر بھیجکر اتنی ہی برف منگواتے۔ اور اس ذخیرہ کو کم نہ ہونے دیتے۔ جس وقت کہ مولویصاحب کا انتقال ہوا۔ ایک من کے قریب برف موجود تھی۔ اور مولوی یار محمد صاحب اور برف لانے کے لئے حضرت کے حکم سے لاہور جانیکو طیار تھے۔ کہ یہ حادثہ ہو گیا۔ مولویصاحب کو چونکہ بہت ضعف ہو گیا تھا۔ کوئی بوجھل غذا ہضم نہ کر سکتے تھے۔ اسلئے ایک مہینہ سے زائد عرصہ سے رات کیلئے حضرت اقدس تین چار مرغ کی یخنی ہر روز تیار کروالتے اور بکرے کے گوشت کا چک سوپ اس سے علاوہ اکثر تیار کرا دیتے۔ بعد میں حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ یخنی وغیرہ جو دیجاتی ہے۔ اس میں مقدار بہت ہوتی ہے۔ مگر اصل طاقت کا جزو کم ہوتا ہے۔ انگلینڈ سے تیار ہو کر ایک قسم کا گوشت کا ست آتا ہے۔ (ویانتھ صاحب برغ کیبڈ بیف جوس) وہ مدت تک مولوی صاحب مرحوم کو دیا گیا۔ ایک شیشی جو ما میں قریب دو اونس (ایک چھٹانک) کی غذا ہوتی تھی۔ تین روپیہ میں آتی ہے۔ حضرت اقدس نے بہت سی شیشیاں انکے لئے خریدیں بلکہ جس وقت مولویصاحب کا انتقال ہوا ابراہیم شیخ رحمت اللہ صاحب نے تین شیشیاں اسی غذا کی مولویصاحب کیلئے بھیجی تھیں جو خاکسار کو بھیجی تھیں۔ شیخ صاحبکو مولویصاحب مرحوم سے خاص محبت اور اخلاص رہا ہے۔ چونکہ پہلی شیشیاں اس غذا کی قریب اختتام کے تھیں میں نے شیخ صاحب کو لکھا تھا۔ کہ جلدی بھیجدیں انہوں نے فوراً ہی اس کی تعمیل کی۔ اور اس رفیق کی رفاقت اور آخری خدمت میں حصہ لیا اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے۔ آمین۔

۲۔ علاج مولویصاحب کے علاج کے لئے دو اسسٹنٹ سرجن یعنی خاکسار اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب جو خدا کے فضل سے اپنے علم اور تجربہ کی رو سے یکتائے دہر ہیں ہر وقت موجود رہتے تھے۔ ڈاکٹر محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور اور ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسر سے مشورے کے لئے تشریف لائے اور مولوی صاحب کے لئے ہر ایک قسم کی دوائی اور عمل جراحی کیلئے اوزار قادیان جیسی جگہ میں بہم پہنچائے۔ یہانتک کہ ایک منگوایا تاکہ مولوی صاحب کو کلوروفارم کے سنگھانے کی ضرورت نہ رہے اور اس جگہ بے حس کر کے اپریشن کئے جاویں چنانچہ بعد میں دوسرے کاربنکل وغیرہ پر اپریشن کرنے میں اس سے بہت مدد ملی۔ یہ ایسا اوزار ہے۔ کہ اکثر ہسپتالوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

حضرت اقدس نے مولویصاحب کے علاج میں کثرت سے روپیہ خرچ کیا۔ اور کوئی ایسی چیز باقی نہ رہ گئی تھی کہ جسکی نسبت خیال بھی ہو سکے۔ کہ مولویصاحب کے علاج کیلئے مفید ہوگی اور ان کے لئے بہم نہ پہنچائی گئی ہو۔ اور مولویصاحب کی یہ کیسی خوش قسمتی تھی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انکے لئے ہر ایک سامان بہم پہنچایا۔ اور ایسی ہی جو کوشش کیگئی کسی راجہ یا نواب کے نصیب ہو تو ہو ورنہ عام اُمرا کے لئے بھی اس قدر کوشش ہونی محالات سے ہے اور یہ سب کچھ حضرت مسیح کی برکت سے تھا۔ ورنہ مجھے خوب یاد ہے کہ اُن کی والدہ صاحبہ فرمایا کرتی تھیں۔ اگر ہم اپنی تمام جائداد بھی نیلام کر دیں اور چاہیں کہ ہمارے بیٹے کا اسقدر ڈاکٹر اور حکیم علاج کرتے رہیں اور انکی خدمت میں دن رات حاضر رہیں۔ تو بالکل ناممکن تھا۔ ... ایکدفعہ ... کسی لائق ڈاکٹر کو دکھانا مشکل تھا۔ مگر مولویصاحب مرحوم نے چونکہ اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ حسن سلوک میں اس دنیا میں بھی کوئی کمی نہیں کی۔ اور ان کے دلکو کسقدر ٹھنڈک پہنچی۔ اور خدا کی دستگیری اور رحمت سے ان کا دل کسقدر خوش اور پُر حلاوت تھا۔ کہ وہ خود خدا کے اس فضل پر تعجب کرتے اور بار بار کہتے تھے۔ کہ ابھی میں بیمار نہیں ہوا تھا۔ کہ دو ڈاکٹر ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ہی وقت میں دو مختلف سمتوں سے بھیجدیا۔ اور وہ تو تین تین ماہ کی رخصت لیکر آئے۔ تاکہ ان کے علاج میں کوئی کمی نہ رہ جاوے۔ اور اس میں بھی ایک بڑا بھاری نشان تھا۔ سو نہ ضرورت پر یکایک رخصت ملنی اور اتنی لمبی رخصت ملنی محال بلکہ ناممکن ہوتی ہے اور میرا ارادہ کسی پہاڑ پر جانے کا تھا۔ مولویصاحب نے خود مجھے قادیان میں بلایا۔ انکا وہ خط میں دوسرے موقعہ پر درج کرونگا۔ گویا یہ ایک منجانب اللہ تحریک تھی جس روز میں قادیان پہنچا۔ وہی دن ان کی بیماری کے آغاز کے تھے۔ جیسے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اور وہ بارہا یہ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اور خلیفہ صاحب کو میرے علاج کے لئے بھیجا ہے۔ ماسوائے اسکے مولوی نورالدین صاحب کی موجودگی ان کیواسطے بڑی بھاری تسکین کا موجب تھی۔ یہ تو دنیاوی سامان علاج تھا جو اللہ تعالیٰ نے انکو میسر کیا اور ان کے سب کے سب معالج اُن سے خاص دلی محبت اور اخلاص رکھنے والے تھے جس سے بڑھکر بیمار کی تشفی کا موجب اور کوئی امر نہیں ہو سکتے۔

۳۔ حضرت اقدس کا خاص فضل

ان سب کے علاوہ ان کے لئے روحانی اور جسمانی طبیب خود حضرت مسیح موعود تھے ان پہ ایسی تسلی تھی اور ایسا خدا کا فضل تھا کہ کسی بڑے سے بڑے دُنیاوی بادشاہ اور شاہنشاہ کو نصیب ہونا محالات سے ہے کیونکہ دعا کا اثر تب ہی ہوتا ہے جب خاص دلی اضطرار اور تڑپ اسکے شامل حال ہو۔ اور یہ کیفیت بغیر دلی تعلق کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ والدین کی دعا اپنے بیٹے کے حق میں اکثر قبول ہوتی ہے اسی طرح سے ایک خدا کے برگزیدہ انسان کے دل میں اکثر اپنا گھر کرنا اور اس کے دل میں اپنے والدین سے بھی بڑھکر سوز و گداز پیدا کرنا۔ تب تک نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے رستہ میں نثار نہ کر دے۔ اور خدا کے رستہ میں جان دینے تک بھی دریغ نکرے۔ کیونکہ یہ مامور اور خدا کے پیارے لوگ اسی شخص سے پیار اور محبت کرتے ہیں جو خدا سے دنیا اور ما فیہا کی سب اشیاء سے زیادہ پیار کرے۔ اور وہی لوگ ان کی حقیقی اولاد اور بیٹوں کے زمرہ میں سمجھے جاتے ہیں جو ان کی روحانی علوم کے وارث ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق قایم کرتے ہیں۔ جس کے مقابل دُنیا کے اور سب تعلقات ہیچ ہیں۔ الحمد للہ کہ مولویصاحب ایک جان نثار اور فدائی مرید کے نمونہ تھے اور ان کی سینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اور صرف خدا کو راضی کرنے کیلئے انہوں نے اپنا سب گھر بار چھوڑ دیا۔ اور ان کی یہی آرزو تھی۔ کہ اس مسیح کے قدموں میں۔ اور دین کی خدمت میں جان نکلے۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور اس مبارک اخلاص مند انسان نے اپنی مراد کو پایا۔ اور خدا ہی کے راستہ میں اپنی جان دی۔ اس سے بڑھکر خوشی اور حمد کا موقعہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اس مرحوم کو (اور ہم سبکو) آقا اور مرشد اور امام ایسا دیا کہ اس محب مخلص اور مرید صادق کے اخلاص کے مقابلہ میں وہ محبوب آقا اپنی توجہ اور بذل اور احسان اور ہمدردی اور خاص دلی تعلق اور لگاؤ میں اس محب سے کسی طرح کم نہ رہا۔ حضرت اقدس نے مولوی کی خاطر اپنا ہر ایک قسم کا آرام ترک کر دیا۔

مولوی صاحب کی علالت سے دو ہی چار روز پہلے حضرت اقدس کے سر میں چوٹ لگنے کے سبب قریب دو سیر کے خون جا چکا تھا۔ جس سے سخت درجہ کی نقاہت تھی۔ کئی روز تک مسجد تک بھی نہ جا سکے اور کئی دن کی بے خوابی تھی۔ ادہر مولوی صاحب کی علالت کیوجہ سے حضرت اقدس بہت سی راتیں نہ سوئے۔ اور ان کی بے چینی کی وہی کیفیت تھی کہ جو والدین کی اپنے عزیز سے عزیز بچہ کی سخت بیماری پر ہوتی ہے۔ بلکہ حضرت اقدس کی محبت مولوی صاحب کے والدین بھی بوجہ اپنے ضعف کے بعض وقت سو جاتے تھے۔ اور مولویصاحب کے کرب اضطراب کی ان کو خبر نہ ہوتی تھی۔ مگر حضرت اقدس کو مولوی صاحب کی ایسی حالت میں نیند آنی ناممکنات سے معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ حضور کی عمر بھی قریب ستر سال کے ہے۔ علاوہ دوران سر وغیرہ امراض کے بوجہ بہت سے خون کے نکل جانے کے آپ اور بھی بہت کمزور ہو گئے تھے۔ مگر پھر بھی اپنے آرام پر مرحوم کو آرام پہونچانا مقدم سمجھتے تھے۔ میں نے ایکدن عرض کی کہ حضور خود بہت کمزور ہیں۔ اور حضور کی طبیعت بیمار ہے رات کو کسی وقت آرام فرما لیا کریں۔ تو مجھے جواب میں فرمایا کہ یہ کس طرح سے ممکن ہے کہ ایسا عزیز اور مخلص رفیق ایسی تکلیف اور کرب میں ہو۔ اور بے چین ہو۔ اور میں سو رہوں۔ مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا۔

۴۔ اپنی اولاد سے زیادہ عزیز

حضرت اقدس نے مولویصاحب کیلئے یہانتک دعا کی کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے ایسی دعا کبھی نہیں کی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی تو ٹل جائے گی۔

مجھے حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوئے قریباً ۱۳۔۱۴ سال کا عرصہ ہوا ہے اس اثنا میں مجھے کئی دفعہ بہت عرصہ حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے کا موقع ملا ہے اور بارہا میں نے حضرت اقدس کے بچوں کو بہت سخت بیماری کی حالت میں دیکھا ہے بلکہ ایک لڑکی جسکا نام امۃ النصیر تھا۔ وہ شیر خواری کی عمر میں ہی بہت سے دن سخت بیمار رہکر دو تین سال کا عرصہ ہوا ہے کہ فوت ہو گئی تھی اکثر دفعہ ان بچوں کی سخت بیماری میں حضرت اقدس اپنی اس خاص مہربانی سے جو اس عاجز پر ہے۔ خاکسار کو علاج کے لئے لاہور سے بلوا لیا کرتے تھے اور بعض دفعہ میں خود قادیان موجود ہوتا تھا۔ مگر جہاں تک مجھے علم ہے میں یہ بات حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ حضرت اقدس کو کبھی بھی اسقدر تڑپ اور اضطراب اور خدا تعالیٰ کی جناب میں تضرع اور ابتہال نہیں ہوا جتنا کہ مولوی صاحب کی علالت پر ہوا۔ ایک دفعہ مجھے خوب یاد ہے کہ صاحبزادہ میاں مبارک احمد کا بخار ۱۰۷ درجہ کا ہو گیا اور اسے تشنج شروع ہو گئی اور بیہوش ہو گیا اسوقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اور اس پیارے بچے کے علاج میں مصروف تھا (اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرماوے اور حضرت مسیح کا نمونہ بناوے) حضرت اقدس کو اس عزیز فرزند کی یکایک کی ایسی سخت علالت سے بے شک بڑا اضطراب تھا اور اسکے لئے دعا میں مشغول تھے مگر مولویصاحب کیلئے حضرت صاحب کے دل میں جو سوز و گداز اور تڑپ

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

اغراض

(۱) انجمن ہذا کی غرض اشاعت اسلام اور ان تجاویز کو سوچنا اور عمل میں لانا ہے کہ جنکے ذریعہ اشاعت اسلام ہو سکے اور ایسے افراد پیدا کرنا ہے کہ جن سے تبلیغ اسلام ہو۔

اراکین انجمن ہذا

(۲) سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہر ایک ایسا فرد جو کسی طرح اس سلسلہ کی امداد کرتا ہو وہ اس انجمن کا ممبر ہوگا۔

انجمن ہذا کی شاخیں

(۳) ہر ایک انجمن احمدیہ جو ممبران سلسلہ احمدیہ کسی جگہ قائم کریں وہ اس انجمن کی شاخیں ہونگی

انجمن کا انتظام

(۴) اس انجمن کا نظم و نسق ایک مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگا جس کا نام مجلس معتمدین ... صدر انجمن احمدیہ ہوگا۔

مجلس معتمدین

(۵) مجلس معتمدین کے عہدیدار بصدر انجمن احمدیہ عہدیدار سمجھے جائینگے

(۶) مجلس معتمدین کے ماتحت انتظام کرنے کیلئے بالفعل چار مجالس انتظامیہ ہونگی

(الف) مجلس اشاعت اسلام۔

(ب) مجلس کارپردازان مصالح قبرستان۔

(ج) مجلس تعلیم۔

(د) مجلس انتظام امور متفرقہ۔

نوٹ مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت و مصلحت خود ان مجالس میں سے کسی مجلس کی بجائے صرف ایک یا دو یا زیادہ منتظم مقرر کرے اور مجلسیں بنائے

اراکین مجلس معتمدین

(۷) مجلس معتمدین کے اراکین کی تعداد چودہ سے کم ہوگی اور وہ سب احمدی ہوں گے لیکن یہ ضروری ہوگا کہ ان چودہ اراکین میں سے دو ممبر ایسے ہونگے جو قرآن و حدیث سے بخوبی واقف ہوں تحصیل علم عربی رکھتے ہوں اور سلسلہ احمدیہ کی کتابوں کو یاد رکھتے ہوں

اراکین مجلس معتمدین کا تقرر

(۸) اراکین مجلس کا تقرر حسب ضرورت جدید یا انتخاب یا ان کا اخراج یا تعداد اراکین میں کمی بیشی کل عالیحضرت جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ اپنی زندگی میں خود کریں گے۔

(۹) عالی حضرت جناب مسیح موعود علیہ السلام کے بعد یا انکی زندگی میں انکی اجازت سے کمی بیشی تعداد ممبران تقرر ممبران۔ یا اخراج۔ یا انتخاب جدید حسب ذیل ہوگا

(الف) جسقدر اراکین مجلس معتمدین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقرر ہو چکے ہیں اور وہ آخری وقت تک خارج نہیں ہوئے وہ بدستور ممبر سمجھے جائینگے۔

(ب) اراکین مجلس معتمدین لائف ممبر ہوں گے۔

(ج) جدید تقرر یا اخراج باتفاق رائے ۲/۳ ممبران موجود کے ہوگا ممبران کے ۲/۳ لینے میں جو کسر ہوگی وہ پورا ممبر سمجھا جائیگا

(د) ممبران کی تعداد میں کمی بیشی باتفاق رائے کل ممبران موجودہ ہوگی۔

(ہ) نئے تقرر کیوقت انتخاب سے چھ ہفتہ پہلے ہر ایک مقامی انجمن احمدیہ کو مجلس معتمدین کیطرف سے جدید تقرر کی اطلاع دیجاویگی اور وہ انجمنیں تاریخ اطلاع سے چار ہفتہ کے اندر امیدواران اپنی طرف سے تجویز کرکے اسکی اطلاع سکرٹری کو دیں گے اور سکرٹری ان کا علم پانچویں ہفتہ میں کل موجودہ اراکین مجلس معتمدین کو دیگا اور وہ چھ ہفتہ گذرنے کے بعد مقامی انجمنوں کے تجویز کردہ امیدواران میں سے حسب ضرورت انتخاب کریں گے۔

نوٹ۔ ایسے تقرر کیلئے امیدوار تجویز کرنیکا حق صرف اسی مقامی انجمن احمدیہ کو حاصل ہوگا جسکو مجلس معتمدین پہلے سے بذریعہ سارٹیفکٹ ایسی اجازت دیگی۔

عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۰) پریزیڈنٹ۔ ایک

جنرل سکرٹری۔ ایک

قانونی مشیر۔ ایک

نوٹ۔ ان عہدیداران کے علاوہ مجلس کو اختیار ہوگا کہ وہ ایک محاسب مقرر کرے جو کل حسابات کی وقتاً فوقتاً پڑتال کرے یہ محاسب ضروری نہیں کہ ممبران مجلس ہی سے ہو۔

فرائض عہدیداران مجلس معتمدین

(۱۱) فرائض عہدیداران حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) پریزیڈنٹ مجلس معتمدین کا ہر ایک جلسہ بصدارت پریزیڈنٹ ہوگا۔ اور اسکی غیر حاضری میں حاضر جلسہ ممبران میں سے باتفاق رائے دیگر کوئی ممبر بطور پریزیڈنٹ کام کریگا اور کل روئداد جلسہ گذشتہ ان کے دستخط سے منظور ہوگی۔

(ب) سکرٹری۔ ہر ایک قسم کی خط وکتابت سکرٹری کریگا۔ جسمیں دیگر مجالس کے سکرٹری اسے مدد دیں گے۔ جلسہ کا انعقاد۔ جلسہ کی روئداد کا لکھنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دیگر ان تمام خدمات کا بجالانا جنکا ذکر ان قواعد میں انکی ذات کے متعلق کیا گیا ہے۔

(ج) قانونی مشیر۔ ہر ایک معاملہ قانونی میں رائے دینا۔ منتقال یا حصول جائداد یا اجارہ وغیرہ کے متعلق مسودات بنانا۔ ہر قسم کے مقدمات جو صدر انجمن احمدیہ کو کرنے ہوں ان میں پیروی کرنا یا کرانا وغیرہ۔

مجلس معتمدین کے حقوق اور فرائض

(۱۲) مجلس معتمدین کے حقوق و فرائض حسب ذیل ہونگے۔

(الف) کل جائداد جو صدر انجمن احمدیہ یا اسکی کوئی شاخ کسی اور جگہ حاصل کرے اسپر مالکانہ اختیار مجلس ہذا کا ہوگا اور جو جائداد آئیندہ حاصل کیجاویگی یا فروخت یا اجارہ پر دیجاویگی وہ مجلس ہذا کیطرف سے سکرٹری مجلس کے نام پر ہوگی۔ اسی طرح آئیندہ جسقدر وصیتیں یا ہبہ یا زکواۃ۔ یا مختلف مدات سلسلہ احمدیہ کی آمدنیاں ہونگی ... وہ سب مجلس معتمدین کے نام پر ہونگی۔

(ب) مجلس ہذا کا اختیار ہوگا کہ وہ اپنی طرف سے امور بالا مندرجہ ضمن الف فقرہ ۱۲ کے انتظام کیلئے اس کام کو کسی ماتحت مجلس کے سپرد کرے یا اس کا کوئی اور انتظام کرے۔

(ج) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ وہ ان فرائض کے سرانجام دینے کیلئے کام کے بڑھ جانے پر اپنے عہدیدار آنریری یا با مشاہرہ رکھے۔ مشاہرہ سے کسی ممبر یا عہدیدار مجلس ہذا کی حیثیت میں فرق نہ آئیگا۔

(د) کل مقامی انجمنہائے احمدیہ کی نگرانی جہاں کہیں وہ انجمنیں ہوں مجلس ہذا کے ماتحت ہوگی۔ اور ان کے معاملات میں دخل دینے کا حق اسے حاصل ہوگا۔ مجلس ہذا کے فیصلہ جات کی کل انجمنیں پابند ہونگی۔

(ہ) صدر انجمن احمدیہ کیلئے نئے قواعد مرتب کرنا یا موجودہ قواعد متعلقہ انجمن ہذا کی ترمیم و تنسیخ اسی مجلس کے ہاتھ ہوگی۔

(و) ماتحت مجالس کے عملدرآمد کیلئے قواعد بنانا اور ان کیلئے عہدیدار تجویز کرنا۔ یا موجودہ عہدیداران کو برطرف کرنا۔

(ز) مقامی انجمنہائے احمدیہ کے مرتبہ قواعد کو منظور کرنا۔ اور ان کو انتخاب ممبران مجلس معتمدین کیلئے سفارش کرنیکا حق دینا۔

(ح) ماتحت مجلسوں کے پیش کردہ بجٹ کو منظور کرنا یا اسمیں تغیر و تبدل کرنا۔

(ط) مجلس معتمدین کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ جائداد انجمن کو بجز اغراض انجمن کسی اور غرض میں خرچ کرے لیکن وہ اس امر کی مجاز ہوگی کہ سرمایہ انجمن کی افزائش کیلئے ان اموال کو بذریعہ تجارت یا کسی اور طرح ترقی دے

قواعد عامہ متعلق مجلس معتمدین

(۱۳) اس مجلس کا اجلاس لازماً سال میں ایک دفعہ ایام تعطیلات ماہ دسمبر میں ہوگا جسمیں اراکین مجلس معتمدین کو حتی الوسع اصالتاً حاضر ہونا ہوگا۔ اسکے علاوہ حسب ضرورت سکرٹری مجلس جب چاہے اس مجلس کا انعقاد کر سکتا ہے لیکن انعقاد کی اطلاع اور اسیطرح ہر ایسے امر کی اطلاع جو آیندہ اجلاس میں پیش ہونا ہوگا سکرٹری مجلس ہذا ہر ایک ممبر کو تاریخ اجلاس سے دو ہفتہ پہلے دیگا۔ اور ممبران مجلس کا حق ہوگا کہ وہ اپنی رائے تحریر کرکے سکرٹری کے پاس انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے بھیجدیں۔ اگر وہ خود نہ آسکیں تو یہ تحریری رائے بمنزلہ انکی ایک رائے کے سمجھی جاوے گی۔

نوٹ۔ سکرٹری مجلس معتمدین باتفاق رائے پریزیڈنٹ و باجازت حضرت مسیح موعود اشد ضرورت کیوقت انعقاد جلسہ بلا اطلاع ممبران بیرونجات کر سکتا ہے بشرطیکہ قورم پورا ہو اور ایسے جلسہ کے فیصلے اگر حضرت اقدس منظور فرما دیں تو قطعی ہونگے۔

(۱۴) بصورت اختلاف رائے۔ پریزیڈنٹ مجلس کی رائے بمنزلہ دو راؤں کے ہوگی۔

(۱۵) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا کہ اپنی طرف سے کوئی کارکن مجلس ضروری امور کے فیصلہ کیلئے اراکین مجلس میں سے بناوے انکی تعداد پانچ سے کم نہوگی اور یہی تعداد مجلس معتمدین کی بطور قورم کے کام دیگی۔ ہاں اس کارکن مجلس کے فیصلے بلا منظوری مجلس معتمدین قطعی ہونگے۔

نوٹ۔ اس کارکن مجلس کے ممبر مجلس معتمدین سال بسال تجویز کریگی۔

(۱۶) مجلس معتمدین ہر سال اسقدر رقم تجویز کریگی جس سے زیادہ کوئی فنانشل سکرٹری یا امین اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔

دیگر قواعد متعلق صدر انجمن احمدیہ

(۱۷) صدر انجمن احمدیہ کا کل روپیہ بنک بنگال میں جمع کیا جاویگا جو سکرٹری مجلس معتمدین کے نام جمع کرائیگا۔ اور کوئی روپیہ بنک ہذا سے نکالا نہ جاویگا جبتک چک پر صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کے علاوہ دو اور ممبروں کے دستخط نہ ہونگے۔ ان دو ممبروں کو مجلس معتمدین سال بسال آیندہ کیلئے نامزد کردیگی۔

(۱۸) ہر ایک ماتحت مجلس کے فنانشل سکرٹری یا امین کا فرض ہوگا کہ وہ ہر ایک رقم جو رقم مقررکردہ زیر قاعدہ ۱۶ سے زائد ہو وہ جنرل سکرٹری کے پاس جمع کرا دے۔

(۱۹) جنرل سکرٹری ہر ماہ کے اخیر میں وہ روپیہ بنک بنگال میں جمع کرا دیگا جو اس کے پاس فنانشل سکرٹری یا امین زیر قاعدہ ۱۸ بھیجدیں گے البتہ اس کے پاس اسقدر رقم بطور سائر خرچ مستقل طور پر رہیگی جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔

(۲۰) جسقدر روپیہ مجلس معتمدین بطور بجٹ سالانہ کسی مد کا منظور کر دیگی اس سے زیادہ کوئی روپیہ سکرٹری یا پریزیڈنٹ بنک سے نکالنے کا مجاز نہ ہوگا بصورت سخت ضرورت جنرل سکرٹری

کارکن مجلس معتمدین سے اجازت تابع منظوری مجلس معتمدین حاصل کرسکتا ہے

(۲۱) انجمن کی جائداد انجمن یا کسی مجلس ماتحت کے ممبر کے ذاتی اغراض کیلئے استعمال ہونا سخت ممنوع ہوگی۔

مجلس کارپرداز ان مصالح قبرستان

(۲۲) اس مجلس کا پریذیڈنٹ سکرٹری مشیر قانونی وہی اصحاب ہونگے جو مجلس معتمدین کے پریذیڈنٹ جنرل سکرٹری۔ اور مشیر قانونی ہونگے۔ البتہ اور عہدیدار وہ ہونگے جنکو مجلس معتمدین ہر سال آئندہ سال کیلئے تجویز کریگی۔ لیکن فنانشل سکرٹری مجلس معتمدین کے اراکین میں سے ایک رکن ہوگا

(۲۳) مجلس معتمدین کے کل اراکین اس مجلس کے ممبر استحقاقاً ہوں گے۔ البتہ ان کے علاوہ دس کی تعداد تک اور ممبر مجلس معتمدین مقرر کرسکتی ہے جو حتی الوسع مقیم قادیاں ہونگے۔ یہ تقرر سالانہ ہوگا۔

(۲۴) یہ مجلس معاملات قبرستان میں ان تمام ہدایات پر کاربند ہوگی جو رسالہ الوصیت ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء و ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ایسا ہی یہ مجلس ان تمام قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابند ہوگی جو حضرت اقدس کیطرف سے یا مجلس معتمدین کیطرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہونگی۔

(۲۵) مجلس معتمدین کو مقبرہ بہشتی کے متعلق نئے قواعد بنانے یا گذشتہ قواعد کی ترمیم کرنیکا ہر وقت اختیار ہوگا۔

مجلس انتظام اشاعت اسلام

(۲۶) اس مجلس کے فرائض حسب ذیل ہونگے۔

(الف) ایسی تجاویز سوچنا اور عمل میں لانا جن سے اسلام کی حمایت اور اشاعت میں ایک سلسلہ تصنیفات کا انگریزی اردو اور دیگر زبانوں میں طیار ہو اور انہیں غیر اسلامی بلاد اور غیر اسلامی اقوام میں قیمتاً یا مفت حسب مصلحت شائع کیا جاوے ایسی تصانیف میعادی رسالوں کی ضرورت میں زیادہ تر قابل ترجیح سمجھے جاویں گے۔

(ب) تبلیغ اسلام کیلئے مختلف بلاد میں مبلغین کا بھیجنا (ایسے مبلغین لازماً سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہونگے)

(۲۷) یہ مجلس ان قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوگی جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔ ایسا ہی ہر ایک معاملہ میں مجلس ہذا مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگی۔

مجلس انتظام تعلیم

(۲۸) یہ مجلس مجلس معتمدین کے ماتحت ایسی تجاویز سوچیگی جس سے علاوہ تعلیم مروجہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مبلغین اسلام پیدا ہوسکیں۔

مجلس انتظام متفرقہ

(۲۹) اس مجلس کے متعلق ان امور کا انتظام ہوگا جو مجلس معتمدین ان کے سپرد کریگی۔

(۳۰) ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ماتحت مجالس اور اسکی کل شاخہا کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا۔

نوٹ۔ اگر حسب ضرورت مجلس معتمدین بجائے کسی مجلس ماتحت کے اس کے فرائض کسی ایک یا دو یا زیادہ ناظموں کے سپرد کردے تو ایسے ناظم بھی اسی مجلس کے ماتحت ہونگے۔

اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب ذیل کو مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدیدار مقرر فرماتے ہیں۔

مجلس معتمدین

۱۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بھیروی۔ پریذیڈنٹ

۲۔ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی۔ سکرٹری

۳۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب) قانونی مشیر

اراکین

۴۔ صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

۵۔ مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔

۶۔ خانصاحب محمد علیخاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔

۷۔ سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراس۔

۸۔ مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور

۹۔ میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ

۱۰۔ شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویر ہوس لاہور

۱۱۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن

۱۲۔ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن

۱۳۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن

۱۴۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

المشتہر

محمد علی سکرٹری مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء

ایک بار ضرور پڑھیں

۱۔ جن احباب کے ذمہ بقایا ہے وہ وی پی مطبع کے وصول کریں یا اطلاع دیں۔ کہ کب وی پی کیا جاوے۔

۲۔ اخبار دفتر سے سب خریداروں کے نام برابر وقت پر ارسال کیا جاتا ہے جس صاحب کو نہ ملے۔ ان کو ضروری ہے کہ جس ہفتہ کا اخبار نہیں ملا۔ اس ہفتہ میں طلب کریں۔ ورنہ بعد میں عدم رسیدی اخبار کی شکایت نہیں سنی جاویگی۔ اگر پے در پے نمبر نہ پہنچیں تو براہ راست اپنے ڈاکخانہ کے اعلیٰ افسر کو اطلاع دیں۔

۳۔ ضروری ہے کہ خریدار خط وکتابت میں نمبر خریداری جو ہر ایک چٹ پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور دیا کریں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

احمدی خبردار ہوں

صوفی عبدالرحمن حنفی المذہب قادری کو جانیں

نامبردہ کے نام سے ہمارے احمدی اور سلسلہ احمدیہ کے وہ بزرگ واقف ہونگے (دیگر پورے واقف نہیں) جن کے نام صراط المستقیم اور خلاصہ وید کے رسالہ وی پی پہونچے ہوں گے اور اس کے پیچیدہ اور ٹیڑھے متضاد مضامین نے سخت رنج اور درد پہونچایا ہوگا اور بہت سے بے خبروں کی ٹھوکر کا سبب ہوکر شکوک پیدا کئے ہونگے۔ میں صرف اس خیال سے نامبردہ کے اصلی حالات ظاہر کرنے کیلئے دلمیں جوش پاتا ہوں کہ میں کوٹلہ کا رہنے والا ہوں اور انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ کا خادم اور سکرٹری ہوں اور مجھ سے چند احباب نے نامبردہ کے مضامین ملاحظہ سے رنج اٹھاکر دریافت کیا ہے کہ یہ سلسلہ کتب فروشی انجمن احمدیہ مالیر کوٹلہ کیطرف سے ہے یا نہیں انہیں سے ایک ہمارے محترم بھائی مولوی اکبر شاہ خاں صاحب احمدی نجیب آبادی ہیں جنہوں نے افسوس سے ظاہر کیا کہ مالیر کوٹلہ سے وی پی آیا تھا اور بغیر میرے ارشاد کے کیوں آیا انہیں جواب دیا کہ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ نے نہیں بھیجا آخر معلوم ہوا کہ یہ وی پی صراط المستقیم کا صوفی عبدالرحمن کی کوشش کا نتیجہ ہے دوسرے برادر مکرم بابو عبدالرزاق صاحب احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر لدھیانہ ہیں جنہوں نے وی پی وصول کیا اور صرف یہی پڑھکر کہ ابھی مولف کو مرزا صاحب کی صداقت پر شک اور تذبذب ہے، کتابیں واپس نامبردہ کے پاس بھیجدیں قیمت کی واپسی کا حال یہ ہے کہ زر زر گشتہ در جہاں گنج گنج۔ واپس ہوگی آہ آہ آہ آہ۔!!! تیسرے ہمارے سلسلہ کے سرگرم اور مخلص جناب اخویم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب احمدی ہیں جنکا محبت نامہ درد آمیز میرے پاس پہونچا اور پڑھکر سخت غم ہوا۔ وہ لکھتے ہیں۔

برادرم خانصاحب۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آج ۲۶۔ جولائی ۱۹۰۵ء کو ایک کارڈ قلمی صوفی غلام احمد مقیم مکان نواب سکندر علیصاحب مالیر کوٹلہ سے میرے نام آیا ہے جسمیں وہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرکے لکھتا ہے کہ حضرت امام کی تحریروں کا خلاصہ در خلاصہ ایک مختصر سا رسالہ خلاصہ وید میں قلمبند کیا گیا ہے اور بارادہ تبلیغ جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ کی طرف سے شائع ہوتا ہے آپ کے پاس مع علاوہ کا وی پی آتا ہے اسکو واپس نہ کریں ابھی وہ رسالہ مجھے ملا ہے اسکی ٹائٹل کے اندرون صفحہ پر ایک نہایت گندہ اور قابل نفرین اعلان اسکے مصنف صوفی عبدالرحمن کیطرف سے لکھا ہے جسکو پڑھکر مجھے سخت افسوس ہوا آپ مجھے بواپسی اطلاع دیں کہ اصل کیا واقع ہے۔ والسلام

مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن شاہ پور

ان شکائتوں سے پہلے میرا اور جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ کا خیال تہا کہ یہ شخص ناتجربہ کار نوعمر جاہ طلب ناتجربہ العلم ہے بیچارے کو ہمارے ذریعہ سے کیوں ابتلا آئے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو ان جذبات جوانی اور جوش نوعمری کے فرو ہونے کے بعد شاید صبر اور سکون عنایت کرے مگر نامبردہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں حد ادب اور انسانیت سے گذر کر ایسی حرکات کرنے لگ گیا جو شائستگی اور تہذیب سے بہت دور ہیں۔ اسپر بھی جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ نے صبر و استقلال سے درگذر کیا اور نامبردہ سے نشست و برخاست و بات چیت بند کردی۔ میں یہاں اُن واقعات کو نظرانداز کرتا ہوں جو نامبردہ اور احمدیہ برادران مالیر کوٹلہ کی باہمی مکالمہ و محاورہ سے خطرناک صورت میں پیش آئے۔ اگر ہمارے بھائیوں میں احمدیت کا سکون نہ ہوتا تو یہ آتش مزاج جنگ جدل کا شعلہ بھڑکا کر اپنا اور اپنے بوڑھے بزرگ نیک باپ صوفی عبدالرحیم صاحب کا نام روشن کرتا اور سے

اگر از مردم بجانب جا ہلاً نند۔ اگر زنجیر باشد بگسلانند

کا ثبوت ملتا۔ مگر الحمدللہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ السلام کی تعلیم نے امن پسندی اور صبر کے بہشتی نظارہ دکھایا اور دوزخ کی دہکتی آگ کی لپیٹ سے بچایا۔

اب جو چاروں طرف نامبردہ کی اس کارروائی سے شورش ہو گیا ہے اسلئے اصل حقیقت ظاہر کرنی پڑی وہ یہ ہے کہ ابتدا میں جب نامبردہ قادیاں تعلیم الاسلام سکول سے خارج ہو کر اور ایک بے ادب اور گستاخ لڑکا ثابت ہوکر مالیر کوٹلہ آیا تو تھوڑے دنوں بعد ہمارے سلسلہ کے فخر جناب خانصاحب محمد علیخانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے ایک طولانی خط کے ذریعہ ان حضرت کے کارنامے لکھے۔ اور ہمیں از راہ کرم مطلع کیا کہ یہ شخص احمدیت سے بہت دور ہے مگر ہم سے کہتا رہا کہ ہم تو قادیاں میں حضرت صاحب کیلئے جاتے ہیں اور باقی لوگوں کے چال چلن پر ہمیں خیال نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں اس فقرہ پر کھٹکا ہوا کہ یہ شخص پیچیدہ گفتگو کیوں کرتا ہے۔ ایسی حالتمیں یہ ہمارے ساتھ نماز میں گاہ گاہ شریک ہوتا رہا اور مخالف جگہ کے اماموں کے پیچھے نماز پڑھتا رہا۔ اور اپنے لقب حنفی المذہب کیطرح کبھی حنفیت کا رنگ ظاہر نہ کیا۔ دیکھو حنفیت اور قادریت کا جامہ بھی احمدیت کے خلوت کے پورا نہ ہونے کے بعد ابھی زیب تن کیا ہے)

آخرکار نامبردہ نے مجھے ایک مسودہ دکھلایا اور چاہا کہ میں اس کو دیکھوں اور اصلاح کروں میں نے اس مسودہ کو پورا نہیں پڑھا اور الٹ پلٹ کر جستہ جستہ پڑھا میری نظر ایک فقرہ پر پڑی جس کا خلاصہ یہ ہے

(غلام)

بقیہ وصیت کی فارم اور ہدایات کیلئے دیکھو صفحہ ۹۰۲۔

کہ کسوف و خسوف بھی ہو چکا اور آنے والے مسیح و مہدی کے نشان بھی پورے ہو گئے اور مسیح موعود اسی امت میں ہونا چاہئے تھا مگر مجھے مرزا صاحب کے سچا اور جھوٹا ہونے میں شک ہے اور میں تذبذب اور سکوت میں ہوں معاً طبیعت میں انقباض پیدا ہوا اور نا بردہ سے کہا کہ یہ بات جھوٹ ہے اور تم احمدی ہو خلاف واقعہ بات کہنا مناسب نہیں اسپر خاموش ہو گیا۔ جب کتاب طبع ہو کر آئی وہ الفاظ جو میں نے کاٹے تھے موجود تھے۔ اسپر خود بخود مجھ سے کشیدہ ہوا اور کترا تا رہا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ پھر کا ذکر کریں سننے بھی بہت مناسب نہ سمجھا کہ کچھ کہوں اس کے بعد غائبانہ ان ترانیاں کرتا رہا اور روو درد کچھ کہنے سے رکتا اور بدکتا رہا۔ یہانتک کہ احمدیوں کے امتیازی رنگ پر اور قادیاں کے چندہ لنگر و سکول پر اعتراض کرنے لگا۔ صلح کلی کی تعریف اور بابا سلمان اللہ الدیا ہنو داں رام رام کے دل خوش کن مسایل پر تقریریں کیں اور پھر ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہونا بھی چھوڑ دیا اور بالکل علیحدگی اختیار کرلی اور ظاہر کیا کہ میں کبھی احمدی نہیں ہوا۔ اس کے بعد ایک اشتہار دیا جسمیں جماعت احمدیہ مالیرکوٹلہ کو بہت کچھ کہنا۔ اب یہ رسالہ خلاصہ دید نئی آب و تاب سے شایع کیا جسمیں حضرت اقدس کی شان مبارک میں لکھا، کہ مرزا صاحب ایک لائق آدمی ہیں (جو انکی شان سے نہایت ہی کم درجہ کا لفظ ہے) اور ان کے مریداور رفقا میں گندہ نمونہ پایا باستثنا چند با خدا لوگوں کے۔

یہ ہے خلاصہ ان چال بازیوں کا جو نامبردہ نے بذریعہ ایک فرضی رفیق احمدی مقیم ریزیکان نواب سکندر علیخانصاحب کرنی شروع کی ہیں۔ حالانکہ یہاں نہ کوئی احمدی کسی نام کا ایسا ہے جو صوفی عبد الرحمن کیطرف سے انکی کتابوں کی خرید و فروخت کرتا ہے اور نہ جماعت احمدیہ مالیرکوٹلہ کی طرف سے یہ کتابیں شایع ہوتی ہیں۔

ناظرین الحکم و بدر و برادران طریقت کیخدمت میں بنظر آگاہی التماس ہے کہ وہ اس قسم کے دہوکے وی پی وصول کرنے سے قطعاً انکار کردیں اور ایسی کتابوں کے مولف سے دل سے بیزار ہوں جو علانیہ احمدی نہیں اور ایک شخص کو فرضی طور پر احمدی بنا کر اس کو اپنی کتابوں کے لگانے کا سفارشی بناتا ہے اور یہ چال اسلئے کرنی پڑی کہ احمدی تو ایسے تذبذب کو نفرت سے دیکھیں گے اور دیکھتے ہیں اور ادہر مخالف سلسلہ احمدیہ وفات مسیح کے مسئلہ سے ہی احمدیت کا یقین کرلیتے ہیں۔ اس تذبذب اور اضطراب میں بیچارے کو نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم۔ نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے ہو رہے۔

ہمیں اس سے غرض نہیں کہ احمدی ہے یا نہیں ہمیں صرف یہ ظاہر کرنا ہے کہ ایک طرف تو یہ کہ در دل کہتا ہے کہ آنے والا مسیح خدا کی طرف سے امامت کا دعوے کریگا مگر مدعی امامت حضرت مرزا صاحب کی صدق و کذب کا فیصلہ کرنے میں اور باوجود نشانات ظاہر ہو جانے اور ان لمہدینا کی پیشگوئی پورا ہو جانے کے ساکت ہے۔ اور ان کی جماعت کو گندہ نمونہ کہتا ہے جن کے زیر تعلیم ہے اور راقم سے متعدد جگہ حضرت مرزا صاحب کو امام الزمان بھی کہتا جاتا ہے اور اپنے خطوط میں جماعت احمدیہ کو احباب اور بہائی سمجھکر السلام علیکم لکھتا رہا ہے جو ہمارے پاس موجود ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے ہم نیک نیتی سے تمام جماعت ہائے احمدیہ کو اس دہوکہ سے بچنے کی تحریک کرتے ہیں کہ اپنے مال خداداد کو ان لغو کتابوں کی خریداری میں خرچ نہ کریں اور انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ کو زیر بار احسان نہ کریں۔ اور ظاہر کرتے ہیں کہ صراط مستقیم تحفہ مالیرکوٹلہ ۱ و خلاصہ وید تحفہ مالیرکوٹلہ ۲ سے جماعت احمدیہ مالیرکوٹلہ بری اور اسکی اشاعت سے سخت متنفر ہے بلکہ جو ان کتابوں کو قادیاں میں نا واقفیت کے سبب کمیشن کے لالچ سے فروخت کرتے ہیں وہ بھی احتیاط کریں اور ایسے فائدہ کو مکروہ جانکر سچے احمدیوں کی تالیفات اور کھلے احمدیوں کی تصنیفات اور خود حضرت اقدس ع کے ارشادات اور کتب کے بیع و شرا سے فائدہ اٹھائیں۔ والسلام۔

خاکسار۔ محمد نواب خاں ثاقب میرزا خانی۔
سکرٹری انجمن احمدیہ مالیرکوٹلہ ریاست۔

یادگار کریم

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے حالات اور صفات دین سے بھرا ہوا اردو نظم (ترکیب بند) طبع ہو گیا ہے۔ اسکی خوبی بیان اور دلنشینی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے حضرت اقدس علیہ السلام نے اس کو پسندیدگی کی عزت دی اور ناظم کو وہ داد دی جو شاعروں کو کسی امیر یا بادشاہ سے نہ ملی ہو گی۔ اس کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام نے کمال خورسندی سے فرمایا کہ ہمارا ارادہ لکھنے کا تھا انہوں نے ہمارے منشا کو پورا کر دیا ہے۔ فی نسخہ یہ ترکیب بند۔ قیمت ۲ محمد اسمٰعیل و عبد اللہ احمدی تاجران کتب مالیرکوٹلہ سے طلب فرما کر اسکی اشاعت میں حصہ لیں اور خاکسار کو دعا خیر سے یاد کریں۔

خاکسار محمد نواب خان ثاقب میرزا خانی مالیرکوٹلہ

فارم وصیت

ان قواعد کے ماتحت جو اخبار ہذا کے صفحہ ۶ و ۷ پر شائع ہوئے ہیں مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کا پہلا اجلاس ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو ہوا اسکی کارروائی کے حسب ذیل حصے تمام احمدی انجمنوں اور احمدی احباب کی اطلاع کیلئے شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) وصیت کا مسودہ حسب ذیل ہونا چاہئے۔
میں مسمی - ولد - قوم - سکنہ - تحصیل - ضلع بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ، اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ - ماہ - سنہ - حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اور لکھدیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلسلہ مسیح موعود رئیس قادیاں ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف سے بتاریخ ۲۴ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو شایع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا یا سن لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند ہونگا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کیطرف سے یا انکی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیاں کیطرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیاں کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شایع ہو چکے یا آئندہ شائع ہوں گے۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات ضوابط قواعد شرایط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جایداد جو اسوقت حسب ذیل ہے * اور جس پر اسوقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں۔ میں آج کی تاریخ اس جائداد کے حصے کی متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائداد جو اس وقت جسکی قیمت مبلغ † ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیاں یا اس انجمن کے کسی مقرر کردہ ماتحت مجلس قادیاں کے سپرد کیجاوے انجمن ہذا کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائداد کو میری بقیہ جائداد سے الگ کرے یا اسمیں شامل رہنے دے اسکو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک تصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑہجاوے۔ تو اسکی مالک بھی انجمن ہے

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوا جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جسکا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق (۴) وصیت میں کیا ہے۔ میں ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہونگا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑہے اور اگر میں قادیاں میں فوت ہوں تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شایع ہو چکے ہیں۔ یا آیندہ شایع ہونگی۔ دار الامان قادیاں میں پہونچائی جاوے۔ اور وہاں کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیاں شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جسقدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کو متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جسکا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں۔ ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو انجمن مذکورہ کی حوالہ کر دونگا جس کا اعلان انجمن مذکور کیطرف سے میں کرا دونگا۔ اور اگر ان اخراجات کیلئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کرسکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی۔ تو میری دیگر متروکہ جائداد جسمیں یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی۔ ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ادا کرنیکو ذمہ وار ہونگے جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جایز ضرورت شرعی سمجھیں گے

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاء لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اسوقت علم نہیں میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائداد کی متعلق کی ہے۔ اور جسکا ذکر فقرہ ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قایم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا۔ کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کیجاوے اور جبتک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیں میری لاش کہیں اور دفن نہ کیجاوے البتہ امانت کے طور پر کہیں اور دفن کیجا سکتی ہے۔

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہوسکے تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش میں جمع کرایا ہونگا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی اسکو واپس کرانے اور خرچ کرنیکا اختیار میری ورثا کو نہ ہوگا۔ بلکہ انجمن کو

* اسجگہ جایداد کی تفصیل لکھو۔ † اس جگہ قیمت حصہ وصیت کردہ درج کرو۔

ہدایات برائے وصیت کنندگان

وصیت کنندگان کو ذیل کی ہدایات مدنظر رکھنی چاہئیں

(۱) وصیت کنندگان وصیت کا مسودہ اگر ضرورت ہو تو مولوی محمد علی صاحب سے طلب کریں اور اسکی نقل سادہ کاغذ پر از سرنو کریں اور جہاں جہاں جگہ چھوڑی گئی ہے وہاں حسب حالات خود خانہ پوری کریں۔ وصیت کیلئے کاغذ مضبوط لگائیں۔

(۲) جہانتک ممکن ہو۔ وصیت کی رجسٹری کرائی جاوے اور وصیت نامہ پر بطور گواہ ورثا وصیت کنندہ کے دستخط ہوں اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں

(۳) وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مواہیر کے علاوہ نشان انگوٹھا ضرور لگاویں اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں۔ مرد اپنے بائیں ہاتھ اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگائے۔

(۴) اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے وصیت لکھنی چاہئے

(۵) وصیت پر اشٹامپ کی ضرورت نہیں ہے۔

(۶) وصیت کنندہ کو اگر کوئی خاص حالات ہوں اور ان میں کسی قانونی مشورہ کی ضرورت ہو۔ تو وہ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے جو انجمن کے مشیر قانونی ہیں خط و کتابت کریں۔

(۷) پنجاب میں جو مالکان اراضی ہیں۔ اور انکی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں تو ان کیلئے مناسب ہے کہ وہ جسقدر جائداد کو وصیت کرنا چاہتے تھے اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کردیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثا بازگشت کے اگر کوئی ہوں دستخط کرالیں جن سے ایسے ورثا کی رضامندی پائی جاوے اور جائداد موہوبہ کا داخل خارج مجلس معتمدین کے نام کرادیں لیکن ایسی صورت میں نئی پیدا کردہ جائداد کے متعلق ایسا ہی وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا۔

(۸) اگر مذکورہ بالا ریزولیوشن عمل میں بھی دقت ہو تو جسقدر جائداد کی وہ وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں اسکی قیمت بازاری مقرر کرکے یا اسکو فروخت کرکے زرثمن کو یا قیمت مقرر کردہ کو مجلس کارپردازان قبرستان کے حوالہ کردیں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائداد پیدا کریں تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا

(۹) جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے۔ مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں یا ذاتی آمد کا کم ازکم ۱/۱۰ حصہ ماہوار انجمن کے سپرد کریں۔ یہ ان کا اختیار ہے کہ جو چندہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی امداد میں اسوقت دیتے ہیں۔ ان کو اس ۱/۱۰ حصہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ تو جسطرح وہ چندہ بھیج رہے ہیں وہ بھیجتے رہیں البتہ ان چندوں کو منہا کرکے جو بچے وہ بقیہ رقم فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام بھیجیں باقی خط و کتابت اس مجلس کے سکرٹری سے کریں۔ لیکن انکو وصیت کرنی ہوگی کہ مرنے کے بعد ان کے متروکہ میں سے کم ازکم ۱/۱۰ کی مالک انجمن ہو۔

جو صاحب مزید واقفیت قانونی دربارہ وصیت یا ہبہ بہ تعلق مجلس کارپردازان مصالح قبرستان حاصل کرنا چاہیں وہ وصیت یا ہبہ لکھنے سے پہلے خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور سے کرسکتے ہیں۔

(۱۰) کل روپیہ چندہ جو قبرستان کے متعلق ہو یا جو زیر اشتہار الوصیت صورتہائے مذکورہ بالا میں بھیجا جاوے وہ صرف اس پتہ پر آنا چاہئے۔ ”فنانشل سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح مقبرہ بہشتی قادیان“ اور کسی شخص کے نام یا پتہ پر نہیں آنا چاہئے۔

(۱۱) وصیتیں اور ہبہ نامے بعد تکمیل کے سکرٹری مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے نام آنے چاہئیں۔ اور جو احباب اپنی آمدنیوں کے حصے حسب قاعدہ ۹ دینا چاہیں انکی اطلاع بنام سکرٹری اور روپیہ بنام فنانشل سکرٹری مذکور آنا چاہئے۔

نوٹ۔ یہ وصیت اور ہدایات باجازت حضرت امام علیہ السلام صدر انجمن احمدیہ نے شایع کئے ہیں۔

خاکسار محمد علی از قادیان۔

قومی کالم اور قومی تحریکیں

چونکہ خدا تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے الحکم قومی اخبار کی حیثیت حاصل کرچکا ہے اسلئے آئندہ مستقل طور پر اس میں ”قومی کالم اور قومی تحریکیں“ کے عنوان سے چند خاص مضمون میں وہ مضامین درج ہوا کریں گے جو قومی ضروریات سے متعلق ہوں۔ اور قوم کی اہم ضروریات کے سرانجام دینے کیلئے جس مد کے متعلق کوئی مضمون درج ہوگا اسی کا عنوان اس پر درج کیا جاویگا۔ - ایڈیٹر

الوصیت

وصیت کی فارم اور ضروری ہدائیتں شایع ہوچکی ہیں تمام دوست انکو بغور مطالعہ فرمادیں اور وہ کل احباب جو آجتک وصیتیں بھیج چکے ہیں ان ہدایات کے مطابق از سرنو وصیتیں لکھیں یا اگر وہ مالکان اراضی ہیں تو بہتر ہے کہ وہ اس حصہ کو وقف کرکے اپنی مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ کا اسپر قبضہ کرادیں۔ وصیت ضروری ہے کہ اس صورت میں ہو جو چھاپی گئی ہے۔ اور جسقدر حصہ جائداد کا وصیت کیا جاتا ہے اسکی قیمت کا اندازہ لگا کر مطلع کیا جاوے اور پھر جسقدر جیسی جیسی جائداد میں کمی بیشی ہوتی رہے اسکی اطلاع سکرٹری مجلس مذکور کو دیجاتی رہے۔ وصیت کو جہانتک ممکن ہو رجسٹری کرانیکی بھی ضرور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اگرچہ اسمیں تھوڑا سا خرچ اور تکلیف وصیت کنندہ کو ہے مگر اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس مجلس کو بہت سی مشکلات کی زیرباری اور تکلیف سے نجات مل جائیگی۔

اگرچہ سب دوستوں نے وصیتوں کو شایع کرنے کیلئے لکھا ہے مگر اب صرف وہی وصیتیں شایع کیجاوینگی جو فارم مجوزہ کے مطابق ہونگی اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ کاغذ مضبوط وصیت کو لگانا چاہئے جو دیرپا ہو۔

جن دوستوں نے یہ تجویز کی ہے کہ جس حصہ کے متعلق وہ وصیت کرنا چاہتے ہیں اسکی قیمت ڈالکر اپنی قیمت مجلس ہذا کو بھیجدیں وہ بہت عمدہ تجویز ہے۔ مگر اسمیں مقصد وصیت ساتھ یہ ہونی چاہئے کہ اگر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد انکی موت کے وقت ہو تو اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ مجلس ہذا کو غرض مذکور کیلئے دیا جاویگا۔

جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے ان کیلئے بھی ایک تجویز ہدایات میں دیگئی ہے۔ جو صاحب چاہیں اسی پر عمل کرکے اس کے مطابق عملدرآمد کرسکتے ہیں۔

وصیت کے مسودے ابھی الگ تیار نہیں ہوئے لیکن چونکہ ہرایک وصیت کنندہ کو اپنے ہاتھ سے وصیت لکھنی ہوگی اور چھپی ہوئی فارم کی خانہ پری نہیں کرنی ہوگی۔ اسلئے جن احباب کے پاس اخبار الحکم یا بدر پہنچ گیا ہے انہیں مسودے الگ طلب کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان اخبار ونمیں فارم وصیت چھپ چکی ہے۔ خاکسار محمد علی

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

احباب کی توجہ

دو ہفتے ہوئے میں مدرسہ کے متعلق وہ چند ایک تجاویز قوم کے سامنے پیش کی تھیں جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کیگئی تھیں بہت سے احباب نے اسپر توجہ کی ہے چنانچہ ان تجاویز کو پڑھتے ہی سب سے اول میرے مکرم دوست حکیم محمد حسین قریشی اور مکرم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور نے اپنے بچوں کو پڑھنے کیلئے بھیجا ہے اور منشی ذوالفقار علی خان صاحب نے بھی اپنے بچوں کو بھیجنے کیلئے بعض ضروری امور کے متعلق دریافت کیا ہے ایسا ہی اور کئی احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر انسان کی طبیعت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ ایک بات کیلئے تیار ہو کر کوئی تھوڑا سا بھی مانع پیش آجاوے تو اسمیں سستی اور تاخیر واقع ہوتے ہوتے آخر اس کار خیر سے محروم رہ جاتا ہے۔ سو میں اسلئے ان احباب کی خدمت میں جو اپنے بچے یہاں بھیج سکتے ہیں یا وہاں دلیں میں تحریک نے کچھ اثر کیا ہے یہ عرض کرتا ہوں کہ فوراً اسپر کوئی عملدرآمد کرنا چاہئے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کے اندر ایک نیکی کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور پھر وہ اسکو آجکل پر ٹالتا رہتا ہے یہانتک کہ اس کا اثر زائل ہوجاتا ہے۔ سو جو احباب ان تجاویز ہی سوچ رہے ہیں انکو یہ امر مدنظر رکھنا چاہئے کہ انہیں تجاویز کے سوچتے سوچتے ہی سال نہ گذر جائے۔ اگر وہ اپنے دلوں میں کچھ بھی تبدیلی پاتے ہیں تو اسپر فی الفور عمل کرکے ابھی کہ شروع سال ہے اپنے بچوں کو بھیج دیں میں نے سہولت کی تمام تجاویز کا ذکر کردیا ہے۔ کسی کو مجبور تو ہم نہیں کرسکتے کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں مگر اسمیں انکی اپنی بھلائی ہے۔ اگر وہ اس مدرسہ کی قدر نہیں کریں گے تو اسمیں انکا اپنا نقصان ہے۔ دو چار دن کی ہی بات ہے کہ گورنمنٹ میں جب ہمارے مدرسہ کے طالبعلم شریک ہوئے تو انہوں نے اپنی اخلاقی اور روحانی حالت کا وہ نمونہ دکھایا ہے جسکو دیکھکر سب لوگ حیران رہگئے ہیں کہ بمقابلہ دوسرے تمام مدرسوں کے ان بچوں کی اخلاقی اور روحانی حالتیں عجیب رنگ میں رنگی ہوئی نظر آتی ہیں ہرایک کامیابی پر وہ صف اسی میدان میں سجدات شکر بجالاتے ہیں اور یہ فعل انکا اسوقت ایک فطری فعل معلوم ہوتا تھا اور نہ تکلف اور بناوٹ سے تو انسان کو اسقدر جرات ہی نہیں ہوتی اور وہ لوگوں کے استہزا سے خوف کرتا ہے۔ جہاں دوسرے طلبا ایسے موقعہ پر شوخی سے کام لیتے ہیں ہمارے مدرسہ کے بچے سجدہ میں گرجاتے تھے اور انکی اس حالت کو دیکھکر بعض عیسائی صاحبان نے بھی اقرار کیا کہ ہم ان بچوں کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کو دیکھکر حیران ہیں۔

سو میرے دوستو! اگر یہ مدرسہ طلبا کو صرف اسی حد تک پہنچا سکتا جہانتک وہ دوسرے مدرسوں میں پہنچتے ہیں تو میں آپ کو اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے کیلئے تحریک نہ کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اکثر بچوں کی زندگیاں یہاں آکر سنور جاتی ہیں۔ اور اگر خدا نے ہمیں کالج بنانیکی توفیق دی تو دنیا دیکھ لیگی کہ اسجگہ سے وہ گریجوایٹ نکلیں گے جو اخلاق اور روحانیت میں دنیا کیلئے نمونہ ہونگے اور اس سلسلہ کی صداقت کی مجسم شہادت ہونگے۔ مگر ان کامیابیوں کا حصول تب ہی میسر ہوسکتا ہے کہ قوم کی متفقہ کوشش ہو۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے بعض انعامات جماعت کی متفقہ کوششوں پر ہی ملتے ہیں۔ زیادہ لکھنا فضول ہے اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ والا معاملہ ہی۔ اللہ تعالےٰ سب دوستوں کو توفیق دے کہ اپنے امام کی مقاصد کی تکمیل کیلئے اسکے معاون ہوں۔ آمین۔ خاکسار محمد علی۔

چندوں اور خط و کتابت کے متعلق ضروری ہدایات

(۱) بارہا لکھا گیا ہے کہ حضرت اقدس کے نام کسی قسم کا روپیہ سوائے لنگر خانہ کے یا اس روپیہ کے جو آپکی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کرنا منظور ہو نہ بھیجا جاوے مگر پھر بھی بعض دوست کم توجہی سے کام لیتے ہیں۔ اسطرح دوسری مدات کا روپیہ تقسیم کرنے میں حضرت اقدس کے اوقات گرامی کی تضیع ہوتی ہے۔ (۲) مدرسہ کا کل روپیہ اس پتہ پر آنا چاہئے امین مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔ (۳) میگزین کا کل روپیہ اس پتہ پر آنا چاہئے مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان۔

(۴) مقبرہ بہشتی کے چندہ کا روپیہ یا وہ روپیہ جو زیر اشتہار الوصیت [illegible]

زمیندار کانفرنس کا دوسرا اجلاس

انگریزی حکومت کی برکتوں و نعمتوں سے مستفید ہونے کیلئے ہر قوم اور ہر ایک فرقہ نے اپنی اپنی مجلس یا انجمن وغیرہ وغیرہ قایم کی ہوئی ہیں جنمیں قومی اغراض و مطالب پر متفقہ بحث اور ہمدردی کوشش کیجاتی ہے انڈین نیشنل کانگریس محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس۔ آریہ سماج کایستہ سبھا۔ انجمن حمایت اسلام۔ ندوۃ العلماء اور ہزاروں اسی قسم کی انجمنیں اسی خیال اور اسی بنا پر قایم ہیں۔ جو اپنے اپنے مفاد و منشا پر مشترکہ طور پر غور کرتی ہیں اور عہد آسایش عہد انگریزی میں سرسبز اور کامیاب ہو رہی ہیں۔ صرف زمینداروں کا ایک فرقہ تھا جسکی نہ کوئی انجمن تھی نہ مجلس نہ کانگریس تھی نہ کانفرنس اور اسی لئے یہ فرقہ عرصہ دراز تک کسمپرسی کی حالت میں رہا۔

چند ہمدردان قوم نے گذشتہ جون کو موضع کرم آباد میں جو انبار زمینداری کا ہیڈکوارٹر ہے ایک زمیندار کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اس کانفرنس کا پہلا اجلاس ۲۵ جون کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ہوا۔ مگر جون کا موسم نہایت گرم اور اجلاسوں کیلئے ناموزوں تھا اسلئے مجمع کی ... مجلس منتظمہ نے زمیندار کانفرنس کا آیندہ اجلاس ہولی کی تعطیلوں میں کیا جانا قرار دیا ہو بارہ مارچ و اتوار ہے اور ۱۲-۱۳-۱۴ مارچ ہولی کی تعطیل ہے ان دنوں زمینداروں کو علی العموم فرصت ہوتی ہے اور موسم بھی خوشگوار ہے۔ پہلا دن آمد کیلئے اور پچھلا دن روانگی کے لئے چھوڑ کر درمیانی دو دن جلسہ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

مجلس منتظمہ امید کرتی ہے کہ تمام ہندوستان کے زمیندار جو اردو زبان سمجھ سکتے ہیں اپنی شرکت سے جلسہ کی رونق بڑھائیں گے جن صاحبوں نے شریک جلسہ ہونا ہو وہ اپنی تشریف آوری کی نسبت تاریخ مقررہ سے اطلاع بخشیں تاکہ سواری اور رہایش کا انتظام کیا جا سکے جن صاحبوں نے کوئی رزولیوشن پیش کرنا ہو یا کوئی مضمون نظم یا نثر پڑھنا ہو وہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء تک بذریعہ تحریر پاس جنرل سکریٹری زمیندار کانفرنس زمیندار لاہور کے ارسال فرمائیں مجلس منتظمہ کی یہ بھی تجویز ہے کہ آیندہ اجلاس زمیندار کانفرنس کے ساتھ ایک مختصر سی نمایش عمدہ زراعتی پیداوار اور نو ایجاد آلات کشاورزی کی جائے جن صاحبوں کو کوئی چیز واسطے نمایش کے اس جلسہ میں بھیجنی ہو وہ ۲۸ فروری تک اطلاع دیں اور اول ہفتہ مارچ تک لاہور میں پہنچا دیں کا انتظام کریں محکمہ ریلوے کو لکھا گیا ہے کہ کرایہ آمد و رفت کیلئے حسب معمول کانسشن عطا کرے منظوری آنے پر ...

عید الضحیٰ آرہی ہے

عید الضحیٰ کی تقریب آگئی ہے احمدی جماعتیں جہاں جہاں ہیں مستعد ہو جائیں تاکہ عید فنڈ جمع کریں۔ اور قربانی کی کھالوں کو یکجا کرکے انکی فروخت کا روپیہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے سائین فنڈ میں بھیجدیں میں نے پچھلے موقع پر بھی عرض کیا تھا اب پھر گذارش کرتا ہوں کہ عید فنڈ ایک ایسا فنڈ ہے۔ اگر پوری مستعدی کیساتھ اسے وصول کیا جاوے اور بہت ہی قلیل وصول ہو تو بھی عیدین کی تقریب پر کم از کم بیس ہزار ہو سکتا ہے کیا ہمارے احباب کوشش نکریں گے کہ اس فنڈ کی وصولی کا مستحکم انتظام ہو جاوے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تائید پاکر ہماری جماعت اس عید پر چودہ ہزار روپیہ پورا کردیگی جو اس سال کے اخراجات مدرسہ کیلئے تجویز ہوا ہے۔ اور اگر عید فنڈ میں اسقدر روپیہ جمع کرکے انہوں نے نہ بھیجا تو پھر مدرسہ کی مینجنگ کمیٹی مجبور ہوگی کہ وہ اپنی چند متعدد جماعتوں پر اس رقم کو تقسیم کرکے یکدم وصول کرے مثلاً جماعت ضلع سیالکوٹ تین ہزار جماعت ضلع لاہور دو ہزار جماعت ضلع لودہیانہ ایکہزار جماعت ضلع جہلم ایکہزار جماعت ضلع گجرات پانچسو جماعت ضلع جالندھر و ہشیارپور پانچسو جماعت ریاست پٹیالہ پانچسو جماعت ضلع امرتسر ایکہزار جماعت ریاست کپورتھلہ پانچسو جماعت ڈیرہ جات ۲۵۰ جماعت ضلع ملتان ۲۵۰ ضلع منٹگمری ۲۵۰ ضلع لائلپور ۲۵۰ ریاست حیدرآباد دکن دو ہزار میرٹھ مظفرنگر دہلی وغیرہ پانچسو متفرقات ایکہزار ضلع گورداسپور پانچسو۔ اس فہرست میں حالات ضلع کے لحاظ سے کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ چونکہ مدرسہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے کل روپیہ کا یکدم موجود ہونا ضروری ہے اسلئے ایسی ہی تجویز کرنی پڑیگی۔ اور شاخ دینیات کیلئے جسقدر روپیہ درکار ہوگا وہ بھی اسیطرح پر تقسیم کرکے وصول کرلیا جاویگا آخر قومی کام قومی سرمایہ سے ہی چلیں گے اور جبکہ خاص قوم ہی ان اخراجات کی کفیل ہے تو پھر جسطرح بھی چاہیں اسے وصول کیا جاوے۔ ساتھ ہی اس امر کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ کی عمارت کو پختہ بنانیکی تجویز بھی در پیش ہے کیونکہ موجودہ عمارت ناکافی ہونیکی وجہ سے توسیع کی محتاج ہے اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو مدرسہ کی عمارت کسی موزون جگہ پر پختہ بنائی جاوے جسکے واسطے ہزاروں ہی روپیہ کی ضرورت پڑیگی اور ہمیں اپنے رب کریم پر بھروسہ ہے کہ وہ اس کام میں ہماری مدد کریگا کیونکہ وہ ایسا رب ہے جو عندہ خزائن السموات والارض اسی کی شان ہے وہ کوئی ایسی راہ نکالدیگا جو یہ سب کام آسان ہو جائیں گے۔ ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ نعم المولیٰ و نعم النصیر۔

مفصلہ ذیل کتب مدرسہ تعلیم الاسلام کے بک ڈپو سے ملسکتی ہیں

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	قرآن شریف جلی قلم ترجمہ اردو و تفسیر حسینی مجلد	عہ
۲	قرآن شریف با ترجمہ نقل مجتبائی	عمہ
۳	قرآن شریف بلا ترجمہ خوشخط	عمہ
۴	ایضاً 〃 مجلد موٹا کاغذ	عمہ
۵	مشکوٰۃ المصابیح الاکمال فی اسماء الرجال مطبع مجتبائی	ے
۶	تفسیر جلالین مع کمالین مطبع ہاشمی	عمہ
۷	نشان آسمانی (حضرت صاحب) بار اول	۳ر
۸	نسیم دعوت	۳ر
۹	مواہب الرحمن	۶ر
۱۰	سک العارف (۱۲) رعایتی	۱ر
۱۱	رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب (عہ) 〃	۸ر
۱۲	اصول فلاسفی (۸) 〃	۲ر
۱۳	سیرت مسیح موعود	۸ر
۱۴	شروح ترمذی دو جلد (صہ) 〃	ے
۱۵	تفسیر نور الکبیر	۶ر
۱۶	تقویۃ الایمان	۹ر
۱۷	پارہ الم یسقول یکجا مع قاعدہ یسرنا القرآن	۲ر
۱۸	مسلک عملی	۸ر
۱۹	بلوغ المرام	۴ر
۲۰	〃 با ترجمہ	عمہ
۲۱	طریق النجاۃ ترجمہ مشکوٰۃ اردو حصہ اول	۸ر
۲۲	〃 حصہ دوم	۷ر
۲۳	〃 حصہ سوم	۸ر
۲۴	〃 حصہ چہارم	۱۵ر
۲۵	ہدیۃ الثاقب (کشتی نوح بنظم)	۲ر
۲۶	جام شہادت۔ (واقعہ مولوی عبد اللطیف شہید نظم)	۱ر
۲۷	واقعات صحیحہ مع ضمیمہ	۲ر
۲۸	سفر السعادت عربی	۴ر
۲۹	ریاض الصالحین۔ دو جلد	عمہ
۳۰	قاعدہ یسرنا القرآن کمل	۱ر
۳۱	قاعدہ اردو و عربی نواب محمد علی خاں	۱ر
۳۲	مد و جزر اسلام (حالی)	۲ر
۳۳	ایامی	۸ر
۳۴	اردو معلے	عہ
۳۵	بنات النعش	۶ر
۳۶	توبۃ النصوح	۶ر
۳۷	ابن الوقت	۱۲ر
۳۸	محصنات	۱۲ر
۳۹	بیوہ کی مناجات	۲ر
۴۰	دیوان ذوق	۲ر
۴۱	مراۃ العروس	۱۳ر
۴۲	لغات فیروزی۔ فارسی	عہ
۴۳	انوار اللہ	۶ر
۴۴	اجرومیہ (صرف و نحو) عربی	۱ر
۴۵	پنج ارکان اسلام (نظم)	۱ر
۴۶	دروس النحویہ ہر چہار حصہ	عہ

ان کتب کے علاوہ وہ کتابیں بھی ملسکتی ہیں جو مدارس سرکاری میں پڑہائی جاتی ہیں۔

درخواستوں کی تعمیل بذریعہ وی پی ہو سکتی ہے اور درخواستیں بنام مہتمم بک ڈپو مدرسہ تعلیم الاسلام آنی چاہئیں۔ زیادہ خریداری پر کمیشن مل سکتا ہے جسکا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

سلک مروارید کا دوسرا حصہ شائع ہوگیا

ناظرین الحکم کے عرصہ سے سلک مروارید کے دوسرے حصہ کی تالیف و اشاعت کیلئے مجبور کر رہے تھے مگر میں اپنی عدیم الفرصتی کہوں۔ یا سستی کی وجہ سے اب تک اس رسالہ کو شایع کرنے کے قابل نہوسکا تھا لیکن اب توفیق ملنے پر میں نے اس کو مکمل کرکے شایع کر دیا ہے۔ میں اس کے مضامین کے لحاظ سے جراءت سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ رسالہ انشاء اللہ اپنے پہلے حصہ کیطرح مفید اور موثر ہوگا نہایت سلیس زبان میں مستورات کو اسلام کی سچائی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عظمت و صداقت سے واقف کیا گیا ہے اور غیر مذاہب خصوصاً عیسائی مذہب کی حقیقت کو کھول کر دکھایا گیا ہے اور اس دجل سے آگاہ کیا گیا ہے جو زنانہ مشنری عورتیں استعمال کرتی ہیں اور جن کے ذریعہ ناواقف اور بھولی بھالی عورتوں کو اسلام سے بدظن کیا جاتا ہے۔

یہ رسالہ ہر گھر میں ہونا چاہیئے۔ اس کا مطالعہ نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں کے لئے بھی بہت مفید ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

۸۸ صفحہ کی کتاب ہے قیمت صرف ۲ر علاوہ محصولڈاک دفتر الحکم قادیان سے ملیگی۔

اس کتاب کو کثرت کے ساتھ شائع کرنا چاہیئے۔

بقایا داراں کیطرف وی پی آتے ہیں وصول کریں۔

سنگ مزار کریم

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں مخدوم الملۃ رضی اللہ عنہ کا سنگ مزار کو ناظرین الحکم پڑھ چکے ہیں۔ جو اسوقت ایک میاں ریان کے سرہانے لگا ہوا ہے لیکن حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایما منشا یہی تھا کہ پتھر پر کندہ کرنے کے لئے خود ایک تاریخ لکھدیں چنانچہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تاریخی مادہ نکالا ہے وہ مخدوم الملۃ کی سیرت کو پورے طور پر ظاہر کرتا ہے۔

اس کتبہ کو پڑھکر جو مخدوم الملۃ کی مزار پر لگایا جاویگا ہر شخص سمجھ لیگا کہ حضرت مخدوم الملۃ کس پایہ اور مرتبہ کے انسان تھے خدا کرے کہ ہم سب میں وہی روح پیدا ہو۔ آمین

ایڈیٹر

کے تواں کردن شمار خوبیٔ عبد الکریم۔
آنکہ جاں داد از شجاعت بر رہِ دینِ قویم
حامیٔ دیں آنکہ یزداں نام او لیڈر نہاد
عارفِ اسرارِ حق گنجینۂ دینِ قویم
صدق در زید و بصدق کامل و اخلاصِ خویش
موردِ رحمت شد اندر درگہِ ربِ علیم
گرچہ جنس نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم بزاید مادرے با ایں صفا دُرِّ یتیم
مدتے در آتش نہجر فروافتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش بروں آمد سلیم
زیں عجب تر آنکہ او در صحبتِ ما چند روز
مظہرِ اسرارِ حق شد عارفِ رازِ قدیم
گوہرش چوں آب و تابے داشت از فہم رسا
ہرچہ ما گفتیم داخل شد دراں طبعِ فہیم
دل بدرد آمد زہجر اینچنیں یک رنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوندِ کریم
آہ روزِ چار شنبہ بود بر ما سخت تر
زاتشِ سوزاں چو از ما شد جدا یارِ صمیم
داغ ہجراں دادہ در ہفت و چِل از عمرِ خویش
ماہِ شعباں بود چوں پیش آمد ایں فرعِ الیم
ایں صدی کو بدر را ماند با وصافِ کمال
بود در وبست و سویم در وقت ایں خطبِ عظیم
مشربش چوں بود اخلاص و وفا از اتقا
شد وصالش ہم ازیں تاریخ از فضلِ حکیم
اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم
نیز ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیہ گاہِ ما توئی اے قادر و ربِ رحیم

۲۳ مین

عید من عید

۵ فروری ۱۹۰۶ء کا مبارک دن ہمارے لئے دوہری خوشی کا موجب ہوا یعنی اسدن عید الضحیٰ تھی ہی مگر ہمیں عید میں عید ہو گئی یعنے میرے محترم و مخدوم زادہ جناب میر **محمد اسحاق** صاحب خلف الرشید حضرت میر ناصر نواب صاحب کی شادی صاحبزادہ **پیر منظور محمد صاحب** کی دختر نیک اختر **صالحہ خاتون** سے قرار پائی اور اسی مبارک دن میں بعد نماز ظہر و عصر جو جمع کی گئی تھیں مسجد اقصیٰ میں حضرت امام حجۃ الاسلام کے حضور نکاح پڑھا گیا۔ خطبہ نکاح حسب معمول حضرت حکیم الامۃ نے بڑے جوش اور اخلاص سے پڑھا۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کے متعلق تو کچھ کہنے کی حاجت نہیں اسلئے کہ کوئی احمدی شاذ ہی ایسا ہوگا جسکو یہ علم نہ ہو کہ میر صاحب قبلہ حضرت ام المومنین علیہا السلام کے والد ماجد ہونیکا شرف رکھتے ہیں اور آپکی سیادت اور نجابت پر اللہ تعالیٰ کی وحی نے شہادت دی ہے۔

علاوہ اس تعلق کے جو حضرت مسیح موعود سے میر صاحب ممدوح کو ہے آپ جناب خواجہ **میر درد** صاحب علیہ الرحمۃ مشہور ولی اللہ کے نبیرہ ہیں۔ ایسا ہی صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب لودہانہ کے مشہور و معروف سلسلہ نقشبندیہ کے پیشوا صوفی **احمد جان** صاحب مرحوم کے چھوٹے صاحبزادہ ہیں۔ اور صالحہ **خاتون** ان کیطرف سے اپنے جسم میں حضرت آدم نوری رحمۃ اللہ علیہ کا خون رکھتی ہے۔ حضرت آدم نوری مشہور اکابر گذرے ہیں جن کے خدام کا سلسلہ ہند و پنجاب سے نکلکر عرب تک پہونچا ہوا ہے ان تمام امور کو مد نظر رکھکر یہ تعلق نہایت ہی مسعود اور مبارک تعلق ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اسی دن بعد نکاح دفتر الحکم کیطرف سے حسب معمول مندرجہ ذیل تہنیت نامہ شایع کیا گیا جو گویا کل قوم کیطرف سے مبارکباد تھی جو قوم کے ریپریزنٹیو نے پیش کی حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے **ماموں** میر محمد اسحق صاحب کی اس تقریب پر چند شعر بھی فی البدیہ کہے ہیں جو ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے درج ذیل ہیں۔ مجھے اسقدر اور کہنا ہے کہ یہ شادی **جیٹ منگنی اور پٹ بیاہ** کی پوری مصداق اور نظیر ہے اور اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ عید کے دن سے پیشتر کسی کو وہم و گمان ہی نہ تہا کہ یہ تعلق ہوگا نہ کوئی تحریک ہوئی نہ کچھ حضرت ام المومنین علیہا السلام نے ایک رؤیا میں اس تعلق کو دیکھا۔ تو ان بعد حضرت اقدس کو بھی رؤیا میں یہی معلوم ہوا جسپر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاحبزادہ منظور محمد صاحب کو تحریک کی جنہوں نے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اسے منظور فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی توفیق دے کہ ہم حضرت امام کے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی رنگ اختیار کریں (آمین) اب میں اس غیر معمولی پرچہ الحکم اور صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب نظم پر اسکو ختم کرتا ہوں۔ ایڈیٹر

الحکم کا خاص پرچہ جو یوم العید مورخہ ۵ فروری ۱۹۰۶ء کو بعد ظہر شایع ہوا

مبارکباد

بر تقریب سعید شادی عزیز القدر میر محمد اسحق خلف الرشید حضرت میر ناصر نواب صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ۔

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ اما بعد نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے کہ آج ۵ فروری ۱۹۰۶ء کو جو عید الضحیٰ کا مبارک دن ہے میر محمد اسحق صاحب خلف الرشید حضرت میر ناصر نواب صاحب کا نکاح صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب کی دختر نیک اختر کے ساتھ ہو گیا۔ میں اس **تقریب** پر خاندان رسالت کو **مبارکباد** دیتا ہوں۔ میر محمد اسحق صاحب حضرت ام المومنین علیہا السلام کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں اور صاحبزادہ منظور محمد صاحب مشہور و معروف صوفی منشی احمد جان صاحب مرحوم لودہانوی کے خلف الرشید ہیں اس اسطرح یہ تعلق گویا **قران السعدین** ہے اللہ تعالیٰ اس قران السعدین کو زوجین کیلئے مبارک کرے اور ہر طرح کے دینی اور دنیوی برکات کا موجب ہو۔ آمین صاحبزادہ صاحب کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ انہیں اپنی دختر نیک اختر کیلئے ایسا **شوہر** ملا ہے جو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نہایت ہی قریب ہے یاں جسے اس عظیم الشان خاتون کا بھائی ہونیکا فخر ہے جو **ام المومنین** کہلائی۔ آخر میں میر محمد اسحق صاحب کے واجب الاحترام والدین اور حضرت ام المومنین علیہا السلام کے حضور میں مبارکباد عرض کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلق لا انتہا برکتوں کا موجب ہو

ع۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔

گذارندہ احقر العباد خاکسار یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

نظم میاں محمود احمد صاحب

میاں اسحق کی شادی ہوئی ہے آج اے لوگو
ہر اک منہ سے یہی آواز آتی ہے مبارک ہو
دعا کرتا ہوں میں بھی ہاتھ اٹھا کر حق تعالیٰ سے
کہ اپنی خاص رحمت سے وہ اس شادی میں برکت دے
خدایا اس نئے پیار ورنے پر فضل کر اپنا
اور ان کے دل میں پیدا جوش کر دے دیں کی خدمت کا
کلام پاک کی الفت کو ان کے دل میں گھر کر دے
نبی کے ہو محبت اور تعشق انکو مو تجھ سے
ہر اک دشمن کے شر سے تو بچا تا ہے خدا انکو
ہمیشہ کیلئے رحمت کا تیری ان پہ سایہ ہو
ہمیشہ کیلئے اسیر ہوں یارب بہ رحمت تیری
دعا کرتا ہوں یہ تجھ سے خدایا سن دعا میری
انہیں صبح و مسا دین اور دنیا میں ترقی دے
نہ انکو کوئی چھوٹا سا بھی آزار اور دکھ پہنچے
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولیٰ
ہمیشہ ان پہ برسا ابر اپنے فضل و رحمت کا
میں اگلے شعر پر کرتا ہوں ختم اس نظم کو یارو
اب ان کے واسطے تم ہی خدا سے کچھ دعا مانگو
بہت بھایا ہے اسے محمود یہ مصرعہ میرے دل کو
مبارک ہو یہ شادی خانہ آبادی مبارک ہو

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت نسبتاً اچھی رہی الحمد للہ بزرگوں کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی صحت بہت اچھی ہے۔

۲۔ آسمان ابر آلود رہا۔ کسیقدر تقاطر اور ترشح ہوا۔ غلہ گراں ہو گیا ہے اللہ رحم کرے

۳۔ ۵ فروری ۱۹۰۶ء کو عید الضحیٰ کی نماز مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی اور حسب معمول حضرت حکیم الامۃ نے پڑھائی۔ اجتماع عیدین کی فلاسفی خطبہ میں بیان کی۔ کپور تھلہ۔ لاہور۔ امرتسر۔ سیالکوٹ رعیہ ضلع سیالکوٹ۔ بہوڑوال ضلع ہوشیارپور اور اور کئی جگہ سے احباب اس تقریب پر دارالامان حاضر ہوئے۔

۴۔ تازہ الہامات و کشوف آنحضرت درج ذیل ہیں۔

یکم فروری ۱۹۰۶ء۔ ۱۔ **تتبعہا الرادفہ**

ترجمہ۔ اس کے پیچھے ایک اور پیچھے آنیوالی یعنی ایک زلزلہ آیا۔ اس کے بعد ایک اور آنیوالا ہے۔

۲۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

۳۔ **واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض**

ترجمہ اور جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہے۔ وہی زمین میں ٹھہر یگی۔ یعنی جو انسان خلقت کو فایدہ پہونچانے والے ہیں ان کو زندگی عطا کیجاوے گی۔

۴۔ فروری ۱۹۰۶ء۔ رات کے ۲ بجے کے قریب جبکہ بادل نہایت زور سے گرج رہا تھا۔ الہام ہوا۔ "انکو نماز میں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں"۔ فرمایا۔ اسوقت ہمارا شغل بھی یہی ہوگا۔ کہ نماز میں پڑھیں اور خدا کی قدرت کا نظارہ دیکھیں۔

۸۔ فروری ۱۹۰۶ء (۱) زمین کہتی ہے یا نبی اللہ **کنت لا اعرفک**۔ (۲) ہاک وانہ لس کس نے کہا تھا۔

ترجمہ۔ اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی۔

یخرجہ وغمدوحۃ اسمعیل فاخفہا حتی تخرج

ترجمہ۔ اس کا ہم اور غم باہر نکالا دیگا۔ اسمٰعیل کے درخت کو یہ بس اسکو پوشیدہ رکھ یہانتک کہ وہ ظاہر ہو جاوے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور ٹورنامینٹ

یہ پہلا موقع تھا جو ہمارا قومی سکول تعلیم الاسلام سالانہ کھیلوں کے معرکہ میں شامل ہوا۔

یہ معرکہ بمقام بٹالہ زیر اہتمام ریورنڈ وڈ صاحب پرنسپل بیرنگ سکول وغیرہ منعقد ہوا۔ ضلع گورداسپور کے تمام ہائی اور مڈل سکولوں کی چیدہ ٹیمیں کھیلنے اور مقابلہ کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ مقابلہ کی تاریخیں پہلے سے یکم دوم اور سوم فروری مقرر تھیں۔ ہمارے قومی سکول کے طلباء کو اس سے پہلے کبھی کسی مقابلہ کھیل میں شمولیت کا موقع ہی نہ ملا تھا اور علاوہ بریں جو لوگ اس امر سے واقف ہیں کہ تعلیم الاسلام سکول کے اجرا کی اصل غرض کیا ہے؟ وہ خوب جانتے ہیں کہ تعلیم الاسلام سکول کے طلباء کیلئے کھیل کود کے واسطے کافی وقت میسر نہیں آسکتا بلکہ ان کا بہت بڑا حصہ وقت جو سکول ٹائم کے بعد بچتا ہے دینیات کی علمی و عملی تعلیم میں گذرتا ہے۔
تاہم سکول کے مہتمم ورزش کی استدعا پر کمیٹی نے طالبعلموں کا اس معرکہ میں شریک ہونا منظور کر لیا اور ٹیم شمولیت کیلئے ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء کو یہاں سے چلی گئی۔ بٹالہ میں رہایش کیلئے ہمارے طالبعلموں کو ایم بی سکول بٹالہ کا ایک کمرہ دیا گیا جہاں ہر طرح سے آرام ملا گو پانی کا پورا انتظام نہ تھا مدرسہ میں کنواں تو ہے مگر مسلمانوں کا ڈول کوئی نہیں۔ اس وجہ سے ہمارے طلباء کو جنہیں نماز وغیرہ کیلئے وضو کرنیکی حاجت ہوتی عموماً تکلیف اٹھانی پڑتی لیکن دوسرے سکولوں کے آئے ہوئے طلباء خصوصاً کلانور مڈل سکول کے طلباء کے ہم شکر گذار ہیں جنہوں نے اس خدمت میں مدد دی۔

میں خود بھی اپنے طالبعلموں کو شریک کھیل ہوتے ہوئے دیکھنے کیواسطے حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد کے ہمراہ یکم فروری کو چلا گیا تھا۔ یہ مقابلہ کا معرکہ بیرنگ سکول کے گراؤنڈ میں تجویز ہوا تھا جسوقت میں وہاں پہونچا ہمارا سکول گورداسپور کی ٹیم کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا۔ مجھے یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ ہمارے بچے جو کبھی قادیاں میں کرکٹ کھیلنے کے عادی ہی نہیں۔ اسوقت بڑی صفائی اور عمدگی سے کھیل رہے تھے۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی تھی جبکہ میں بٹالہ کے طالبعلموں سے ایک امر واقعی کا اظہار سنتا تھا یعنے وہ سب اس امر پر حیران تھے اور وہ تعجب کرتے تھے کہ قادیاں والوں کے سامان کرکٹ کی ملنی تو ابھی پندرہ دن ہوئے آئی تھی دو ہفتہ کے اندر ایسی قابلیت اور مستعدی سے کھیلنا واقعی عجیب بات ہے۔ اس مقابلہ میں ہمارے طالبعلموں نے پوری مستعدی اور ہوشیاری کا نمونہ دکھایا اور کرکٹ کی کھیل میں جو امور زیادہ معرضے میں وہ انہوں نے کر دکھائے جیسے عمدہ فیلڈنگ گیند کو کیچ و گرفت کرنا) کرنا۔ عمدہ گیند پھینکنا وغیرہ وغیرہ۔

کرکٹ کے بعد فٹ بال کا مقابلہ اسی گورداسپور والی ٹیم سے ہوا۔ ہر چند لڑکے تھکے ہوئے تھے مگر فٹ بال کھیلنے میں خدا کے محض فضل سے جو کمال دکھایا اس نے بٹالہ بھر کو حیرت میں ڈالدیا۔
گورداسپور والی ٹیم کو پانچ گول کر کے شکست دی اور وہ بالمقابل ایک بھی نہ کر سکے اس کھیل کو دیکھنے کے لئے شہر کے بعض رئیس اور تحصیلدار صاحب اور کئی انگریز اور لیڈیاں موجود تھیں وہ عش عش کرتی تھیں آخر اس کامیاب پارٹی کا فٹ بال میچ بٹالہ کے مشن سکول سے قرار پایا جو ۲ فروری کی شام کو ہوا۔ مجھے اعتراف ہے کہ بٹالہ مشن سکول کی ٹیم فٹ بال کھیلنے میں بے شک زبردست ہے، لیکن قادیاں کے مقابلہ میں اسے قدر عافیت معلوم ہو گئی شام تک دونو ٹیمیں برابر رہیں۔ مگر میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہماری ٹیم بڑھی ہوئی تھی۔ کھیل کے لئے جو امپائر مقرر کیا گیا تھا۔ وہ پورے طور پر ان بے ضابطگیوں کا نوٹس نہ لے سکے جو مخالف ٹیم کیطرف سے ہو رہی تھیں یا وہ بے ضابطگیاں ان کے نوٹس میں نہ لائی گئی ہوں۔ مگر میں نے اپنے کانوں سے یہ کہتے ہوئے سنجیدہ پبلک کو سنا کہ دراصل قادیاں کی ٹیم بہت زبردست ہے۔ اور مشن سکول کی خوش قسمتی ہے جو برابر رہا۔ آج اتفاق سے ہمارے حلقہ کے انسپکٹر صاحب مسٹر گاڈلی بھی کھیلوں کو دیکھنے آئے ہوئے تھے قادیاں سکول کے طالبعلموں کی کھیل نے انہیں از بس محظوظ کیا اور انہوں نے ریورنڈ وڈ کو مشورہ دیا کہ مشن سکول اور قادیاں کی ٹیم کل پھر کھیلے۔ ہمارے طالبعلم تو اس امر کو دل سے چاہتے تھے مگر مشن سکول کھیلنا نہیں چاہتا تھا چنانچہ میری موجودگی میں ریونڈ وڈ سے مشن سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس امر پر بحث کی کہ ہمارے لڑکے کھیلنے کو طیار نہیں اور وہ نہیں کھیل سکتے۔ اور انہیں نہیں کھیلنا چاہیئے۔ لیکن آخری فیصلہ یہی ہوا کہ وہ **کھیلیں**۔ چنانچہ دوسرے دن یعنے ۳ فروری کو دونو پارٹیاں کھیلیں اور برابر رہیں۔
۳ فروری کو مختلف کھیلیں اور دوڑیں ہوئیں جنمیں ہمارے طالبعلم شریک تھے اور جنمیں شریک ہوئے بجز دو کے سب میں انہوں نے **انعام** حاصل کیا گیند پھینکنے میں ہمارا طالبعلم اول تھا لیکن محض رعایت سے ایک اور موقع گیند پھینکنے کا دیا گیا جسمیں وہ اول سے تیسرا ہو گیا۔ میں آخر میں ان بے ضابطگیوں کو نوٹس میں لاؤنگا اور ایسا ہی رسا کھینچنے میں تھا۔ رسا کھینچنے میں ضلع بھر کی کامیاب پارٹیاں وہی مشن سکول اور قادیاں سکول تھیں اور انہوں نے رسا کھینچا لیکن اگر قابل افسوس بے قاعدگی ریورنڈ وڈ نہ کرتے تو یقیناً قادیاں سکول ضلع بھر میں اول رہتا مگر انہیں مشن سکول کا پاس تھا اسلئے کہ وہ ان کے زیر اہتمام ہے۔
خلاصہ یہ کہ قادیان سکول اس معرکہ کھیل ہائے میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے واپس آیا۔

میری غرض اسوقت مقابلہ کھیل ہائے کے حالات درج کرنے سے یہ نہیں کہ ہمارے طالبعلم اچھے کھیلے اور انہوں نے اچھی شہرت حاصل کی بلکہ میرا مقصد کچھ اور ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا نہ صرف میں نے بلکہ سینکڑوں نے دیکھا کہ ہمارے طالبعلم عین میدان معرکہ میں بھی خدا تعالیٰ کو نہیں بھولے اور اسطرح مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ قادیاں سکول کے قایم کرنے کی جو غرض ہے وہ پوری ہو رہی ہے بیشک قادیاں میں رہ کر ہم اپنے طالبعلموں اور مدرسہ کی کامیابی اور کسی کام کا اندازہ نہ کر سکیں لیکن باہر نکل کر معلوم ہوتا ہے کہ قادیاں سکول نے طالبعلموں کی حالت کیسے بدل دیا ہے وہ بچے جو کھیل کود کے لئے فطرتاً شوقین ہوتے ہیں اور ان کا تقاضا سن ہوتا ہے کہ ہنسی اور کھیل میں وقت گذاریں۔ وہ عین کھیل میں بھی جب **اللہ اکبر** اور **للہ الحمد** کے نعرے مارتے تھے اور اپنی ذرا سی بھی کامیابی پر اسی کھلے میدان میں ہاں کھیلتے ہوئے **سجدہ** میں گر پڑتے تھے تو لوگوں پر ایک **وجد** کا سا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ جہاں جاؤ اور جہاں سنو وہاں قادیاں کے طالبعلموں کی نیکی خوش اخلاقی۔ خدا پرستی۔ اور دینداری کا تذکرہ تھا۔ میں نے خود سنا ہاں بالمشافہ سنا عیسائیوں ہندوؤں اور مسلمانوں کو کہتے ہوئے کہ ان بچوں کی اخلاقی حالت بہت ہی اعلیٰ درجہ کی ہے اور انکی روحانی تربیت قابل رشک ہے کوئی کہتا **اللہ تعالیٰ اور دعاؤں پر ان کو بہت بھروسہ ہے**۔ کھیلتے ہوئے جب ذرا فرصت ملتی اور دوسرے لڑکے کھانے پینے اور تفریح کیلئے بے قرار ہو کر دوڑتے یہ اسوقت میں اپنے معبود کے حضور **نماز ظہر** کیلئے اسی گراؤنڈ میں حاضر ہوتے۔ میرے اور صاحبزادہ صاحب کے دل پر عجیب عجیب اثر ہوتا کہ یہ زمین جہاں اللہ تعالیٰ کے عرش پر نا چیز اور کمزور عورت زاد بٹھایا گیا ہے) اللہ تعالیٰ کی عظمت اور تسبیح سے پاک ہو رہی ہے گرجے کے سامنے اللہ اکبر کی صدائیں اٹھتی تھیں اور اذان اور تکبیر کے نعروں سے میدان گونج اٹھا۔ غرض ہمارے طالبعلموں کی اصول مذہب کی پابندی اور دینداری اور خوش اخلاقی کے نمونہ نے بہت ہی عمدہ اثر پیدا کیا۔ قادیاں سکول خاص عزت اور ادب سے اس گراؤنڈ میں دیکھا جاتا تھا۔ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بڑے بوڑھے اور تعلیم یافتہ لوگ نہایت عزت کی نظر سے دیکھتے تھے و للہ الحمد۔

ایسی حالت اور صورت میں وہ والدین اپنی اولاد پر ظلم کر رہے ہیں جو اپنے بچوں کو یہاں نہیں بھیجتے۔ اسطرح کھیلوں کے معرکہ کا خاتمہ ہوا اور ۳ فروری کی شام کو انعام تقسیم ہوا۔ جب تحصیلدار صاحب بٹالہ نے اپنے ہاتھ سے تقسیم کیا۔ ۔۔۔ تحصیلدار صاحب اور ریورنڈ وڈ صاحب کے شکریہ کے بعد جلسہ برخاست ہونے کو تھا کہ خاکسار ایڈیٹر الحکم اٹھ کھڑا ہوا تقسیم انعامات کے وقت **میرزا احمد حسین صاحب رئیس بٹالہ** نے ہاکی کرکٹ کے مقابلہ کے وقت ایسا اثر لیا اور جنہوں نے قادیان سکول کے بچوں کو کھیلتے ہوئے خوب دیکھا اور جنہیں ان کے اخلاق اور حالات کے معاینہ کر نیکا اچھا موقع ملا تھا تعلیم الاسلام سکول کے عمدہ کھیلنے والوں کو اپنی جیب سے **انعام** دیا تھا۔ اور یہ ناممکن تھا کہ وہ قوم جو خدا کے برگزیدہ **مسیح موعود** نے طیار کی ہے اور جس میں اس نے شکر گزاری کی روح نفخ کی ہے اس موقع پر اظہار امتنان نہ کرتی یہی وجہ ہے کہ ۔۔۔ مجھے بولنے کا موقع دیا گیا میں نے کھڑا ہو کر مندرجہ ذیل الفاظ کہے

حاضرین! ہمارے مذہب میں ہمارے ہادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ یعنے جس نے اپنے محسن انسان کا شکریہ ادا نہیں کیا اس نے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری بھی نہیں کی۔ اسلئے میں اس ارشاد عالی پر عمل کرنے کیلئے میرزا احمد حسین صاحب کا قادیاں سکول کی طرف سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے بغیر کسی قسم کی طرفداری کے خیال سے ہمارے لڑکوں کی قابلیت کو مد نظر رکھ کر انکی حوصلہ افزائی کیلئے خاص طور پر انعام دیا ہے۔ اسلئے میں قادیاں سکول کے طالبعلموں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوں جس نے ان کو اس معرکہ میں کامیابی کا نمایاں حصہ عطا فرمایا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ میرزا احمد حسین صاحب کیلئے اپنے دلمیں خاص محبت کا رشتہ پیدا کریں گے جنہوں نے انکی قدردانی فرمائی ہے۔ و للہ الحمد۔
میری اس تقریر کا کیا اثر ہوا؟ ناظرین خود سمجھ سکتے ہیں جبکہ مختلف مذہب و ملت کے لوگ موجود ہوں خصوصاً عیسائی مردوں اور عورتوں کا اچھا مجمع ہو اور اس سارے مجمع میں تقریر کرنیوالا ایک ہی آدمی ہو اور اس کے مونہہ سے خدا تعالیٰ کا نام ہی نکلا ہو۔ ایسے موقع پر اسلام کی اعلیٰ تعلیم کو پیش کرنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کو مختصر الفاظ میں پیش کر دینا بے اثر نہیں ہو سکتا۔ مجھے اسوقت بڑا ہی مزا آیا جب کہ میں نے دیکھا کہ مسیحی مذہب اور اسلام میں کیسا نمایاں فرق ہے باوجود اسوقت دونوں مذاہب کے پیرو موجود تھے ۔۔۔ مجھے معلوم ہوا۔

غرض جلسہ برخاست ہوا اب میں ختم کرنے سے پہلے چند خاص ریمارک کرنا چاہتا ہوں۔

اول انتظام کے متعلق مجھے اعتراف ہے کہ ریورنڈ وڈ صاحب نے جو انتظام قایم رکھا وہ ہر طرح سے انکی قابلیت کو ظاہر کرتا ہے اور ریورنڈ وڈ صاحب جیسا کہ یادری لوگ ۔۔۔

[illegible]